صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 06 دسمبر 2016ء بمطابق 06 ربیع الاوّل 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔
فَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ وَمَنۡ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطۡغَوۡا‌ ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ o وَلَا تَرۡكَنُوۡۤا اِلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ اَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ o وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَىِ النَّهَارِ وَزُلَـفًا مِّنَ الَّيۡلِ‌ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ‌ ؕ ذٰ لِكَ ذِكۡرٰى لِلذّٰكِرِيۡنَ o وَاصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' :۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عنایت خان۔

سینئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں آپ نے مجھے موقع دیا اور کل نادرا کے نامناسب رویہ کے حوالے سے بات ہوئی تھی لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمیں یہ تلخ چیزیں جو ہیں اسمبلی کے اندر اٹھانی پڑتی ہیں کیونکہ اس Forum کے علاوہ ہمارے پاس کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے کہ جس کے ذریعے سے ہم اپنے لوگوں کی نمائندگی کر سکیں، خیبر پختونخوا کے لوگوں کی نمائندگی کر سکیں، ان کے جو Grievances ہیں ان کو Address کر سکیں۔ جناب سپیکر صاحب! آج آپ کے دفتر میں DFID، Department for International Development کے Country Director کی آپ کے ساتھ میٹنگ تھی، ان کے ساتھ ان کے Delegation میں تین لوگ شامل تھے اور انہوں نے Formally, properly آپ سے وقت لیا ہوا تھا اور اس میٹنگ کے اندر آپ کے ساتھ، مختلف ڈیپارٹمنٹس کے منسٹرز اور باقی لوگ بھی موجود تھے لیکن At the eleventh hour آپ کو اطلاع ملی اور یہاں یہ اطلاع ملی کہ فارن آفس کی طرف سے ان کو این او سیز نہیں دیئے گئے پشاور کی Traveling کی اور اس لئے وہ نہیں جا سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا ایک آفت زدہ، مصیبت زدہ، تکلیف زدہ اور بم زدہ صوبہ ہے اور یہاں Stability تب آئے گی کہ یہاں انویسٹمنٹ آئے گی، باہر سے لوگ آئیں گے، وہ Freely یہاں آ کر یہاں کی حکومتوں کے ساتھ Interact کریں گے اور اس کے نتیجے میں یہاں Economic activity ہو گی، اسی طریقے میں یہاں کوئی بہتری آ سکے گی اور یہاں Stability اور امن آ سکے گا۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

سینئر وزیر (بلدیات) یہ بات جو خیبر پختونخوا کے اندر Foreigner آتے ہیں تو ان کو این او سی لینا پڑے گی اس نے ہمارے صوبے کو Stigmatize کیا ہے اور یوں لگتا ہے کہ یہ ہمارا صوبہ جو ہے یہ سب سے کوئی

بدتر صوبہ ہے کہ جہاں آنے کے لئے اور جہاں مومنٹ کے لئے آپ کو فارن آفس کی اور باقی ایجنسیز کی سیکورٹی لینے،اس کی این او سی لینا پڑے گی، یہ Atleast اس چیز سے Provincial Capital کو Exclude کرنا چاہیئے تھا کہ یہاں چیف منسٹر رہتے ہیں، یہاں منسٹرز ہوتے ہیں، یہاں ایڈ منسٹر یٹیو سیکر ٹر یز ہوتے ہیں، یہاں Foreign donors آتے ہیں،ان کے ہمارے ساتھ پروجیکٹس چلتے ہیں، ان کے ساتھ Interact کرنا پڑتا ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ بات ایک سال پہلے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Tack up کی گئی، میں ان میٹنگز کے اندر خود موجود تھااور فیڈرل منسٹر نے اس پہ خود اظہار تعجب کیا کہ ہمیں تو یہ پتہ نہیں ہے کہ خیبر پختونخوامیں جانے کے لئے کسی این او سی کی ضرورت ہوتی ہے، میں سمجھتاہوں کہ اگر پنجاب میں اور سندھ میں جانے کے لئے این او سی کی ضرورت نہیں ہے تو مجھے بتا دیا جائے کہ خیبر پختونخوا کے اندر آنے کے لئے این او سی کی کیوں ضرورت پڑتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں وفاقی حکومت سے کہ کیوں یہاں آنے کے لئے این او سی کی ضرورت پڑتی ہے اور کیوں وہ انٹر نیشنل انویسٹمنٹ کو International Delegation کو اور Developments کو سٹاپ کرنے کے لئے یہاں خیبر پختونخوا کے اندر، ہمارے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں ہوتا ہے؟ جب ہم بات اٹھاتے ہیں کہ ہمارے ساتھ امتیازی سلوک ہو رہا ہے، سی پیک کے اندر ہو رہا ہے، ہمارے ساتھ نادرا کے اندر ہو رہا ہے تو ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ آپ منافرت پھیلاتے ہیں، آپ صوبائیت کو ہوا دیتے ہیں، نہیں ہم صوبائیت کو ہوا نہیں دیتے ہیں، ہم فیڈریشن کی بات کرتے ہیں، وفاق کی بات کرتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں ہم اس پہ احتجاج کرتے ہیں، بھرپور احتجاج یہ اسمبلی کرتی ہے اور ہمارا احتجاج تھرو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا بھی چلا جائے اور ہمارا یہ احتجاج تھرو ریزولیوشن میں چلا جائے کہ ہمارے ہاں اگر کوئی مہمان Provincial capital آتا ہے تو اس کو سیکورٹی دی جائے، اس کو ہم سیکورٹی دینگے اور اگر پنجاب میں جانے کے لئے کسی این او سی کی ضرورت نہیں ہے اور اگر وہاں وہ جاتے ہیں Freely جاتے ہیں، ہمیشہ جاتے ہیں تو ہمارے ہاں آنے کی کیوں پابندی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی زیادتی ہے اور اس زیادتی کو Dispel کرنے کے لئے میں نے آج یہ نکتہ اٹھایا ہے، میں سمجھتا ہوں اس پہ اگر کوئی بات کرنا چاہتا ہے، پارلیمنٹری لیڈر بات کرنا

چاہتا ہے، ان کو بھی موقع دیا جائے اور اس پہ ریزولیوشن پاس کی جائے کہ خیبر پختونخوا کے ساتھ کوئی اس قسم کا جو امتیازی سلوک برتا جارہا ہے، اس کا ازالہ کیا جائے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: سلیم خان چترالی، سلیم خان چترالی۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح سینیئر منسٹر صاحب نے یہ نکتہ اٹھایا ہے، واقعی یہ بہت حد تک سیریس ایشو ہے، جب تک یہاں پہ مختلف ڈونرز نہیں آئیں گے، یہاں پہ این جی اوز نہیں آئیں گی تو ہمارے صوبے کی جو حالت ہے، دہشتگردی سے، سیلاب سے، زلزلہ سے ایک تباہ شدہ صوبہ ہے اور وفاق کا جو رویہ ہے ہمارے ساتھ، جس طرح وفاق کا جو رویہ فنڈ کے ریلیز کے حوالے سے بھی ہے صوبے کے ساتھ، اس کو بھی ہم Condemn کرتے ہیں اور جو فارنرز ہیں یا جو ڈونرز ہیں، ان کو اگر ادھر نہیں چھوڑا جارہا تو اس کو بھی ہم Totally condemn کر رہے ہیں۔ ہونا تو یہی چاہیئے تھا کہ وفاق زیادہ سپورٹ کرتے اس صوبے کو اور اس صوبے کے مسائل کو سنجیدگی سے لے کے، ان مسائل، ان ایشوز کے اوپر ہماری لیڈرشپ کے ساتھ بیٹھ کے ہمارے مسائل حل کرتے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وفاق بار بار مسلسل ہمارے اس پسماندہ اور غریب صوبے کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کرتا آرہا ہے، تو یہ میرے خیال میں فیڈرل گورنمنٹ کو زیب نہیں دیتا اور دوسری بات یہ کہ الحمدللہ پہلے جو حالات تھے، صوبے کے اندر جو دہشتگردی تھی، آئے دن یہاں پہ جو واقعات ہوتے تھے مگر الحمدللہ ابھی وہ حالات اور وہ واقعات نہیں ہیں، یہاں کے حالات پہلے کی نسبت بہت بہتر ہو چکے ہیں، یہاں پہ ڈونرز کے لئے، Foreigners کے لئے بہت ایک اچھا ماحول Create ہو چکا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ پراونشل گورنمنٹ بھی ذمہ دار ہے ان سب کو سیکورٹی دینے میں، ان کو تحفظ دینے میں، اگر یہ Donors یہ Foreigners اسمبلی سیکرٹریٹ تک نہیں آسکتے تو وہ پاکستان کے دور دراز علاقے ہیں، وہاں کیسے جاسکیں گے؟ تو میرے خیال میں یہ بہت افسوس کی بات ہے، اس کو ہم بھی Condemn کر رہے ہیں، یہ نہیں ہونا چاہیئے ہمارے ساتھ، تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: نوابزادہ ولی محمد، جی نوابزادہ ولی محمد صاحب، جی جی۔

نوابزادہ ولی محمد خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب، زمونږ عنایت صاحب او پرون دوئ د شناختی کارډ په باره کښې ډیر یو ښه موزون بحث دغه کړے وو او نن هم تا سو

ډیره ښه موقع را کړله چې یره په دې باندې لږ بحث ومباحثه اوشی۔ چونکه اکثر زمونږ په کے پی کے کښې د ډیرو خلقو کارډونه چې کوم دی جی، هغه بلاک دی او پروسیجر ئے هغې حده پورې هغوی ګران کړے دے یا به د آئی ایس آئی نه یا د سپیشل برانچ نه لکه ډیر لوئے Lengthy procedure ئے دے لهذا زه به په دے کښې دا اوایمه چې اکثر دخلقو هغه کاروبارونه دی یا نور څه دی یا دچا ویزې دی یا په څه مسائل دی، په هغه ټولوباندې دې عوام ته ډیر زیات تکلیف دے جی۔ چونکه دې دپاره یو دا تجویز د جوړ شی یا چې څومره هغه مقامی کسان دی، هغوی دپاره یا ډی سی شته، اے سی شته او تحصیلدار د د دوئ دا دغه د اوکړی او شارټ کټ راسته د دوئ ته اختیار کړی چې د دې خلقو دا کارډونه چې دی، کم ازکم زما په خیال څه 76 که 77 هزار کسانو چې کوم دی هغه کارډونه په کے پی کے کښې بلاک دی او دې خلقو ته خو ډیر غټ مشکلات دی نو زه به دا اوایمه چې د دې ځائے نه یو متفقه قرارداد د په دې باندې پاس شی یا د داسې یو څه ذریعه د دې له جوړه شی چې دا خلق چې کوم دی دا دې عذاب نه خلاص شی جی تهینک یو ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: متفقه قرارداد کے لئے نوابزادہ ولی محمد صاحب نے کہا ہے تو آپ لوگ اب ایک ریزولیوشن بنائیں تاکہ ہم اس کو پاس کرلیں۔ ابھی آجاتے ہیں جی، ایک منٹ، یہ صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب کل والی بات کرنا چاہتے ہیں، وہ آپ جلسہ کریں یار! اس کے لئے جی جی، نوابزادہ، سوری ثناءاللہ صاحب صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، اس کے بعد میں آپ کو دیتا ہوں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دوئ د خبره اوکړی خیر دے جی، دوئ د خبره اوکړی، زه به روستو کوم، هغه دغه فوټو سټیټ ټول راوړی جی نو بیا به قرارداد راوړو جی۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے، شوکت خان۔ اوکے مفتی فضل غفور به خبرې کوی، ته په دې ایشو باندې خبرے کوې؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: آؤ جی۔

جناب سپیکر: ښه شوکت خان! هم په دې ایشو باندې، پلیز شوکت خان شوکت یوسفزئی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیرہ شکریه جناب سپیکر، دوئ چې دا کومه خبره اوکړه جی زیات تر زما حلقه ډیره زیاته متاثره ده ددې نه، دا مومندان هم شته، دلته کښې آفریدیان هم شته، دلته کښې یوسفزئی هم شته، دلته کښې ډیر مختلف دغه دی او هغه صرف په دې وجه بلاک دی چې هغه یا دمومندو سره تعلق لری یا دهغې شکل صورت وائی دا افغانیان دی نو څنګه چې دغه خبره اوکړه سردار صاحب زه هغوی سره Agree کوم چې څه طریقه کار ورله راوباسئې داسې نه چې یو سړے په کالونو باندې دهغه پاسپورټ، یا پاسپورټ نشی جوړولې په کالونو دهغه شانختی کارډ بلاک وی، مونږ سره مختلفې ایجنسئ دی، دهغوی نه مونږه استفاده کولے شو، دچا باره کښې چې معلومات کول وی نو هغې دپاره یو ټائم پیریډ مقرر کړی، دا نه چې یو سړے دس هزار روپئ ورکړی دهغه کارډ کهلاوشی نو چې چا سره پیسې نه وی نو هغه په کالونو انتظار کوی، نو زه وایم دا یو شے دغه کړئی۔ دویم جناب سپیکر! د ګیس ایشو دا زما په حلقه کښې دومره زیات پرابلم دے چې په اوړی کښې راته بجلی نه وی، په ژمی کښې راته ګیس نه وی نو اخر دا خلق چرته لاړ شی؟ دا د بنار خلق دے ټوټل ګیس بل ورکوی، ټوټل د بجلئ بل ورکوی recovery 100% ده هغې باوجود ګیس نشته نو یاخو دا ګیسونه چې دی دا ګیس دوئی Commercial purposes د پاره زیات استعمالوی، سی این جی پمپونه چونکه دوئی ته کمیشنې ملاویږی هغه سی این جی پمپونو ته هغه ګیس واړوی نو خلق چې دے، ماشومان سحر ناشته نشی کولے۔ هغه ورځې زمونږ کورونو مخې ته خبرې کوی کنځلې راته کوی نو اخر دا مهربانی اوکړئ چې دا جی ایم ګیس دلته رااوغواړئ، ددې څه حل رااوباسئ، پوره بنار ددې نه متاثره دے، اخر مونږ څه قصور کړے دے، یو سړے بل هم ورکوی او تاسو پرې هغلته کښې سی این جی پمپونو ته چرته کمے رانغلو دګیس خو یو کور به وی، دهغې ماشومان او داسې وخت کښې لوډشیډنګ کوی دا ظالمانان چې یا به سحر کښې کوی یا به د پخلی په ټائم کښې کوی، نو یا خو فرض کړه که لوډشیډنګ کوی، د هغې د پاره د داسې Timing مقرر کړی چې ماشومان د هغې نه نه متاثره کیږی۔ زه ستاسو ډیر مشکوریم۔

جناب سپیکر: شکریہ مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر!دا زمونږ د دې صوبې يو ډيره لويه المیه ده جی چې يو طرف ته مونږه د پاکستان د سالمیت او د بقاء جنګ لړاوؤ او بل طرف ته هغه Mostly affected area د هغې د Rehabilitation د پاره که دلته رفاحی اداري راځی او خیراتی اداري راځی او هغه په خپل فنډ باندې زمونږ سره څه تعاون کول غواړی، د هغې په لاره کښې رکاوټ او مشکلات مخې ته راځی جناب سپیکر!دا ټهیک ده چې دا يو ډير Sensitive zone دے او دا د ډير لوئے بدامنئ سره مخامخ وه خو د هغې معنیٰ دا نشی کیدلے چې دلته مونږه يکسر داسې مکمل پابندی اولګوؤ، پکار ده Security clearance د هغوی کیږی، پکار ده Security verification د هغوې کیږی او د هغې نه وروستو هغوی ځی دلته د خدماتو ورکولو موقع په لاس باندې ورکولے کیږی، دا امتیازی سلوک د دې صوبې سره مونږه به بالکل د دې غندنه کوؤ مونږ به د دې مخالفت کوؤ او زما به دا خواهش وی چې په دیکښې يو جوائنټ ریزولیوشن په دې حواله باندې راوړلے شی او ټول پارلیمانی لیډران د هغوې ځاې يو جرګه په دې حواله باندې جوړه کړلے شی او دوفاق سره دا مسئله راپورته کړی او دا سمبلئ د طرف نه پرې قرارداد هم جمع شی۔ جناب سپیکر!زمونږ د پارټی موقف دادې چې مونږ د دې صوبې د مفاداتو په حواله باندې د حکومت ملګرتیا به کوؤ او د غې هاؤس کښې چې څومره ناست دې، پارټو مشران دی، مونږبه انشاءالله بیا هغوی سره شانه بشانه ولاړ یو جی، مننه ۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب !انتہائی اہم ایشو کل بھی یہاں پہ ڈسکس ہوااور آج پھر میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر صاحب ! کل جب میں بات کر رہا تھا تو عنایت اللہ خان، اگر منسٹر صاحب متوجہ ہوں، عنایت اللہ خان صاحب، تو میں نے جب بات کی، میں نے کہاں ہم بالکل اس سے کوئی اختلاف نہیں رکھتے ہیں کہ جو شناختی کارڈ ہمارے صوبے کے لوگوں کے بند ہوئے ہیں، بالکل ان کے اوپر ہم آپ کے ساتھ Interior Minister Sahib سے ملنے کے لئے بھی تیار ہیں اور جتنا ہم سے ہو سکا پی ایم ایل

(این) کے ذمہ دار ہونے کے حیثیت سے تو ہم آپ کے ساتھ ہوں گے لیکن جناب سپیکر صاحب! میں نے جب بات کی تو انہیں غصہ آ گیا تھا، عنایت اللہ خان صاحب کو میں نے کہا تھا کہ جو مرکزی مسائل ہیں ہمارے صوبے کو، وہ بھی ہمیں حل کروانے چاہئیں، یہاں پہ ان کو Raise کرنا چاہیئے لیکن جو صوبے کے اندر کے جو مسائل ہیں وہ بھی ہمیں Raise کرنے چاہئیں اور میں نے ایک مسئلے کی نشاندہی کی اور انہیں غصہ آ گیا تھا کہ جی ہم نے جو ایشو اٹھایا ہے، نلوٹھا صاحب اس کو مطلب ہے دوسری طرف لے جا رہے ہیں اور یہیں پہ اس مسئلے کے ساتھ لوڈ شیڈنگ کا بھی ذکر ہوا، گیس کا بھی ذکر ہوا اور این ایف سی کا بھی اور بہت سی چیزوں کا، جناب سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے اندر جتنی سیاسی جماعتیں موجود ہیں، ان سب سیاسی جماعتوں کی نمائندگی قومی اسمبلی میں بھی ہے جناب سپیکر صاحب! اور سینیٹ میں بھی ہے اور اگر کوئی سیاسی جماعت قومی اسمبلی کے اجلاس میں نہ جانا پسند کریں تو وہ قصور پی ایم ایل (این) کا نہیں ہے یا کوئی اور سیاسی جماعت وہاں سے اختلاف کریں تو وہ ہمارا قصور نہیں ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ عنایت اللہ خان صاحب کی جماعت کی بھی نمائندگی مرکز میں قومی اسمبلی میں موجود ہے، سینیٹ میں بھی موجود ہے، وہاں پہ ہمارے ایم این ایز حضرات، سینیٹرز صاحبان کو، صوبے کے مسائل جس جگہ حل کرنے کی ضرورت ہے، وہاں پہ اٹھانے چاہئیں یہ فورم بھی ہمارے لئے میں سمجھتا ہوں کہ بہت قابل احترام معتبر فورم ہے، ہمیں صوبے کے مسائل یہاں پہ بھی اٹھانے چاہئیں جو مرکزی حکومت کے ساتھ ہوں، جو دوسرے اداروں کے ساتھ ہوں لیکن وہ ایک بہترین فورم ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے تمام ہمارے جو قائدین وہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو چاہیئے کہ یہ جو ہماری رکاوٹیں ہیں، صوبے کے عوام کو مشکلات ہیں، انہیں وہاں پہ Raise کرنا چاہئیں اور میں اس سے کوئی اختلاف نہیں رکھتا، نہ میری پارٹی اختلاف رکھتی ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو ہمارے صوبے کے عوام کو مشکلات ہیں، شناختی کارڈز کے حوالے سے، کسی اور حوالے سے اس میں چاہے حکومت کا ساتھ دیں یا نہ دیں، ہم اس صوبے کے عوام کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں اور بالکل ہم اس سے کوئی اختلاف نہیں رکھتے ہیں، صرف یہ صوبائی حکومت کو میں مشورہ دیتا ہوں کہ آپ مہربانی کرکے Investors کو راغب کریں کے پی کے میں لانے کے لئے کوئی آپ کو رکاوٹ نہیں ڈالتا اور اپنے ریونیوز بھی Generate کرنے کی کوشش کریں، اپنے ریونیو پہ توجہ دیں اور ساتھ مرکزی حکومت سے تعلقات

استوار رکھیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے اللہ کرے کہ ہمارے صوبے کے مسائل حل کرنے میں سب لوگ دلچسپی لیں۔

جناب سپیکر: میں نلوٹھا صاحب! آپ سے ایک ریکویسٹ کروں گا کہ آپ اپنا اثر ور سوخ بھی استعمال کریں

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی؟

جناب سپیکر: اپنے اثر ور سوخ استعمال کریں کیونکہ آپ پارٹی کے لیڈر ہیں کہ آج جو ڈی ایف آئی ڈی کا ایک Delegation آرہا تھا، اس کو این او سی مطلب یہ ایک بہت نامناسب بات ہے، تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ آپ بھی یہ ایشو وہاں Take up کرلیں اور عنایت خان! آپ ایک دو ریزولیوشنز جو تمام معزز اراکین نے کہا تو ایک ریزولیوشن بنائیں۔ جی، عنایت خان۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میری بات مکمل نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی، جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: عنایت خان صاحب بہت جلدی میں ہیں، سر! جو بھی میں نے کہا ہے، فلور پہ کہتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ، خیبر پختونخوا صوبے کے جو بھی مسائل ہوں گے، جماعت اسلامی Raise کرے گی، تحریک انصاف Raise کرے گی، جے یو آئی Raise کرے گی، قومی وطن پارٹی، پیپلز پارٹی، اے این پی، تو ہم ان کے ساتھ ہیں، ہم کوئی اختلاف نہیں رکھتے ہیں، صوبے کے جتنے بھی مسائل ہوں گے، ان میں ہم بالکل ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے، صرف یہ ہے جناب سپیکر صاحب! آپ سے بھی گلہ ہے کہ جب بھی کوئی صوبے کے مسائل کے حوالے آپ کوئی Point raise کرتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں، اپنی تمام جماعتی وابستگی سے ہٹ کر آپ کا ساتھ دیتے ہیں لیکن افسوس سپیکر صاحب یہ ہوتا ہے کہ جب Point scoring کی بات ہوتی ہے، آپ دوسری جماعتوں کو بھول جاتے ہیں، آپ کورٹ میں جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آپ ہمیں نہیں پوچھتے ہیں، آپ کا یہ حق بنتا تھا کہ آپ اس مسئلے کو اگر آپ کو کورٹ جانے کی ضرورت تھی تو ہاؤس میں لے آتے، جس طرح آپ قرادادیں ہم سے پاس کرواتے رہیں، تمام سیاسی جماعتیں متفقہ طور پر سی پیک کے لئے قرار دادیں پاس کرتے رہے، ہم آپ کا ساتھ دیتے رہے، کبھی ہم نے اختلاف نہیں کیا لیکن جب آپ کورٹ میں گئے تو آپ کو ہمیں اعتماد میں لینا

چاہیئے تھا تمام سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لینا چاہیئے تھا، آیا اس میں یہ بات لانی چاہیئے تھی اور Consensus پیدا کرنے کے بعد پھر آپ کو کورٹ میں جانا چاہیئے تھا میں معذرت سے، اگر آپ کو میری بات، میں سمجھتا ہوں، بری نہیں لگے گی چونکہ آپ اس ہاؤس کے سپیکر ہیں اگر آپ بادشاہ ہیں تو پھر تو ظاہر بات ہے کہ آپ کو ضرور بری لگے گی یہ بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! میں ایک بات کروں گا میں تھوڑی وضاحت، عنایت خان اس کو Explain کرے گا ہم نے میٹنگ کی تھی جس میں تمام پارلیمانی پارٹی لیڈرز کو بلایا گیا تھا جس میں تمام آئے تھے اور اس میں ہم نے متفقہ فیصلہ کیا تھا کہ اس پہ کورٹ میں جائیں گے نمبر ایک، نمبر دو بات یہ ہے کہ اسمبلی پانچ ریزولیوشنز پاس کرتی ہے اور پانچ ریزولیوشنز پاس کرنے کے بعد کوئی شنوائی نہیں ہوتی تو کدھر جائیں گے؟ میں تو Custodian of the House ہوں، میں تو اپنے ہاؤس کے لئے ہر حد تک جاؤنگا اور میں اس پہ اور بھی ایک قدم کیونکہ جو وہاں میں نے اپنا موقف اپنایا ہے، میں نے صرف جو ریزولیوشنز ہم نے پاس کیں اس کی روشنی میں میں نے اپنا موقف اختیار کیا ہے، میں اسمبلی کے اس کے مطابق ہوں عنایت خان پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے، آپ کورٹ میں گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہیں جی؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مجھے اعتراض یہ ہے، آپ ہاؤس کے ہم سب کے سپیکر ہیں، آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ کو اس پورے ہاؤس نے بلا مقابلہ سپیکر منتخب کیا تھا اور ہم نے جب بھی آپ نے ضرورت محسوس کی، ہم نے آپ کا ساتھ دیا، آپ کو چاہیئے تھا کہ ہمیں بھی آپ اعتماد میں لیتے، آپ کو چاہیئے تھا کہ تمام سیاسی جماعتوں کو ساتھ لیکر جاتے۔

جناب سپیکر: میں نے تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ متفقہ بات کی تھی، مفتی! ایک منٹ، نلوٹھا صاحب! آپ اس میٹنگ میں نہیں تھے، مفتی فضل غفور صاحب بیٹھے تھے، اے این پی کے سید جعفر شاہ صاحب تھے، عنایت خان تھے، ہماری پارٹی کے تمام پارلیمانی لیڈرز آئے تھے، عنایت خان! پلیز۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: تھینک یو سر۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: صوبائی حکومت جو قرار دادیں پاس کراتی ہے-----

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تھینک یو سر، میں اس پہ، ایک تو میں اس بات کی وضاحت اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت خود اسمبلی کے اندر مسائل نہیں اٹھاتی ہے، یہ حکومتی رولز آف بزنس، اسمبلی قواعد کے Spirit کے Against ہے کہ منسٹر اٹھ کر صوبائی مسائل فلور آف دی ہاؤس پہ اٹھائیں، اس کا پروسیجر یہ ہے کہ اپوزیشن ان کو پوائنٹ آؤٹ کرتی ہے، حکومت اس کو Respond کرتی ہے، اس میں اگر کوئی کمی کوتاہی رہتی ہے تو وہ صوبائی حکومت کی کمزوری ہے، اس کو ہم دور کریں گے، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں سپیکر صاحب! دوسری بات نلوٹھا صاحب نے کی کہ فیڈرل لیول پہ یہ مسئلہ نہیں اٹھایا گیا ہے، میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ فیڈرل لیول پہ سراج الحق صاحب، مولانا فضل الرحمان صاحب اور محمود خان اچکزئی اور آفتاب خان شیر پاؤ، انہوں نے Take up کیا ہے یہ ایشو، Interior Minister کے ساتھ ہمارے جو ایم این ایز ہیں، انہوں نے نادرا کے چیئرمین کے ساتھ یہ مسئلہ Take up کیا ہے، یہ بلاک شناختی کارڈ کا ایشو اور یہ تین مہینے پہلے ان کو یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ یہ مسئلہ حل ہو گا لیکن مجھے یہاں بات اٹھانے کا موقع آیا کہ جب میں جاتا ہوں تو ہر روز "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، بس ہر روز ہزاروں کی تعداد، میں سینکڑوں کے تعداد میں شناختی کارڈ بلاک ہوتے ہیں اور پھر وہ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس فورم کو بھی استعمال کیا جائے، اس سے بھی بات اٹھائی جائے اور یہاں سے بھی بات چلی جائے اور اگر اس سے آگے نہیں ہوتا ہے تو میں نے یہ نہیں کہا کہ میں As a Minister میں نے کہا ہم سب ملکر Protest کریں گے، ہم سب ملکر Protest کریں گے اور ان بے سہارا اور بے بس لوگوں کو جو گھروں تک محسور ہو گئے ہیں، ان کی آواز پہنچائیں گے، جو چیک پوسٹ پہ نہیں گزر سکتے، جو ہسپتال نہیں جا سکتے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ ایک ریزولیوشن پاس کی جائے اور اس ریزولیوشن کو میں نے ڈرافٹ کیا ہوا ہے، محمد علی کو میں نے بتا دیا تھا وہ میری طرف سے انہوں نے ڈرافٹ کی ہے، اس کی کاپی Distribute ہو گئی ہے جو دوسری آپ نے ریزولیوشن مجھے بتا دی ہے، اس کی بھی میں کاپی میں ڈرافٹ کر رہا ہوں وہ بھی ہم Circulate کریں گے اور میں بالکل ان کو ویلکم کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت

کی اگر کمزوریاں ہوں تو وہ اٹھائیں اور ہم As حکومت اور کیبنٹ منسٹرز اس پہ Respond کریں گے لیکن ہم صوبائی حکومت کے حوالے سے جو مسائل ہیں، وہ صوبائی کیبنٹ نہیں اٹھاتی ہے ٹریژری بنچز نہیں اٹھاتی ہے اور میرے خیال میں وہ بخوبی اپوزیشن کے لوگ کر رہے ہیں، کو ئسچنز لا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں اپوزیشن کے اندر ایسے لوگ موجود ہیں، میں ان کو Appreciate کرتا ہوں کہ وہ حکومت کو Accountable ٹھہراتے ہیں جتنا وہ Effective Role ادا کریں گے اتنی حکومت زیادہ Accountable ہوگی کیونکہ یہ پارلیمانی نظام کا حسن ہے اور اسی سے پارلیمانی نظام Strengthen ہوگا۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ لوگوں کی دونوں ریزولیوشنز تیار ہو چکی ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ایک تیار ہے اور دوسری تیار کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا، آپ اس کو تھوڑا دوسرے سے وہ کروا دیں اور ڈاکٹر حیدر اور صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب اس کے بعد میں کو ئسچنز آور شروع کروں گا، یہ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب ایک ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں اور ڈاکٹر صاحب! اس کے بعد آپ بات کر لیں گے، جی صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب!

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! -----

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ، Rule suspension کے لئے آپ ریکویسٹ کرلیں۔ آپ پہلے Rule suspension کے لئے ریکویسٹ کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں چونکہ ایک قرارداد لانا چاہتا ہوں لہذا قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule-124 may be relaxed under rule 240 to allow the honorable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Please, Sahibzada Sanaullah Sahib.

قرارداد

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر! گزشتہ دنوں گڈانی شپ یارڈ واقعہ میں خیبر پختونخوا کے چھبیس افراد شہید ہوئے اور اٹھاون افراد غریب مزدور تشویشناک حالت میں کراچی کے مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں، بعض مزدور مکمل طور پر معذور ہوئے ہیں، مرکزی حکومت، صوبائی حکومت، بلوچستان اور شفٹ مالکان نے غریب لوگوں اور ان کے لواحقین کو ابھی تک کوئی معاوضہ نہیں دیا ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت، صوبائی حکومت بلوچستان اور شفٹ مالکان سے معاوضے کی سفارش کرے۔

جناب سپیکر:۔ یہ ریزولیوشن آپ سب نے پڑھ لی، میں اس کو ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Dr. Haidar Ali, please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں عنایت خان کا انتہائی مشکور ہوں اور ان کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے کل سے دو بڑے National importance کے ایشوز کو فلور پر اٹھایا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر حیدر، جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم: یہ جو ایشوز ہیں، یہ کسی پارٹی کے نہیں ہیں بلکہ ہمارے صوبے سے متعلق ہیں اور ہم سب کے ایشوز ہیں۔ ایک طرف تو وفاق پاکستان، اگر ہم پسماندہ ہیں، ہم جنگ زدہ ہیں، وہ یہ تسلیم کرتے ہیں اور اسی بنیاد پہ لوگوں کو منع کرتے ہیں کہ ادھر نہ آئیں لیکن دوسری طرف بجائے اس کے کہ ہمیں اضافی پیکج دے رعایتی بلکہ جو پیکج ہمیں پہلے ملا تھا، اس کو بھی Withdraw کر گئے ہیں اور خود بھی کچھ نہیں دیتے۔ جب ہم لوگوں کو راغب کرتے ہیں اور انٹر نیشنل کمیونٹی یہاں پہ آکر ہمیں اس دلدل سے نکالنے کی کوشش کرتی ہے تو ایک ویزہ تو اپنے ملک میں لگاتے ہیں ادھر پاکستان پہنچنے تک اور اسلام آباد میں ایک دوسرا ویزہ لگانے کی ضرورت پڑتی ہے، یہ پاکستان کے اندر

ہمارے ساتھ جو امتیازی سلوک ہے، سوتیلی ماں جیسا سلوک ہے۔اسی طرح پسماندگی کے حوالے سے سی پیک جو کہ چائنا میں پسماندہ علاقوں سے اسی لئے گزر رہا ہے کہ ان کی پسماندگی دور ہو،اس سے بھی ہمیں محروم رکھا جارہا ہے۔جو ہمارے واجبات ہیں وفاق کے اندر، وہ بھی ہمیں نہیں دے رہے سیاسی بنیادوں پہ اور جو ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کے لئے ایک جنگ لڑیں تو اس میں بھی رکاوٹیں ڈالتے ہیں اور پاکستان کے اندر ایک اور ملک جیسا ہمارے ساتھ سلوک روا رکھا جاتا ہے، ہم تو پشاور میں بھی جب وہاں تک جاتے ہیں تو دس پھاٹکوں سے گزرتے ہیں، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جب فریاد لیکر اسلام آباد پہنچتے ہیں تو ان کو بھی بلاک کرتے ہیں اور باہر سے بھی اگر کوئی اس صوبے میں آنا چاہے تو ان کو بھی بلاک کیا جاتا ہے، یہ رویہ اگر ایک صوبے کے ساتھ اور چھوٹے صوبوں کے ساتھ وہ روا رکھتے ہیں اور جاری رکھتے ہیں تو اس کے نتائج ایک دفعہ ہم بھگت چکے ہیں، وہ بھی وفاق پاکستان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے یہ ملک دولخت ہو چکا ہے اور اب بھی وہ اپنے باقی تمام چھوٹے بھائیوں کے ساتھ ایسا سلوک اگر رکھتے ہیں تو اگر باپ بھی بیٹوں میں امتیازی سلوک روا رکھتا ہے، وہ گھر نہیں چلتا، تو اگر کسی ملک میں مسلسل یہ امتیازی سلوک ہو تو مجھے نہیں پتہ، اللہ خیر کرے کہ کیا ہو گا؟ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ ریزولیوشن آپ لوگوں نے پڑھ لی ہے ساری، تو میں تھوڑی دیر بعد پھر اس کو لیتا ہوں اس ریزولیوشن کو، میں ابھی کوئسچنز آور کی طرف جاؤں گا۔ایک Personal explanation کرنی ہے ملک شاہ محمد نے، وہ Personal explanation پہ بات کر سکتے ہیں، ملک شاہ محمد!

ذاتی وضاحت

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، چې تاسو ماته ټائم راکړو۔ پرون زه نه ووم اسمبلئی کښې جناب سپیکر صاحب! زه چائنا کښې وومه، یو کوئسچن راغلے دے د بنوں متعلق د بنګلې چې هغې کښې شاه محمد دے او دده ورور دے، هغه ته غیر قانونی الاټ شوے دے، جناب سپیکر! انشاء الله زه د حکومت حصه یمه او زما ورور چې دا کوم تکلیفات دی یا خدشات ظاهر کړی دی، ما هر څه کړی دی، بنګله به ماته الاټ وی خو په قانون باندې الاټ ده، د خپل چیف منسټر، د لاء ډیپارټمنټ

راسره، د ډی سی راسره، هغوی ټولو راسره قانونی تقاضې ما پوره کړې دی، ولې چی زه هلته کښنی ډیډک چئیرمین هم یم او دا نوې چې پینځه بنګلې راغلې دی، دا پینځه بنګلې ما جوړې کړې دی، فنډ ما ورته صوبائی حکومت نه منظور کړے دے، زه ډیډک چئیرمین ووم، هلته کښې د Accommodation کمے وو او زما دفتر هغه ډسټرکټ چی کوم ناظم دے هغوی ته خالی شو، د سی ایم آرډر وو او ما Obey کړلو، نو یوه بنګله په دې نوی کښنی سی ایم ډائریکټیو کړې ده چې دوی ته دفتر ورکړئ، د ناظم اعلیٰ دفتر ته مخامخ زما دفتر دے، هغې باندې کار شروع دے خو بیا هم دېکښنی که چیرې زما نه هاؤس رینټ کټ کیږی، زه به تیار ووم، که هغې Payment وی زه به ئے کوم، زه به د قانون خلاف ورزی چرته نه کوم خو سپیکر صاحب د دوئ خبرې وضاحت کول غواړم،زمونږ ګران ورور چې دے هغوی سره پردئ بنګلې، دلته د اے پی اے بنګله هم ده، دلته تحصیلدار دے، دلته نور خلق دی، هغې باندې څوک غرض نه ساتی،ددوئ کسان پینځو کالو، لسو کالو راهسې دی، ما په هغوی سیال غرض نه دے ساتلے د هغوی هیڅ عهدې نه وې، په دې لسټ کښې هم شته خو زه افسوس دا کوم چې منډان ویال وائی ورته، په سوؤنو دوکانونه پرې جوړ دی نو زمونږ دا درویشانو حکومت وو، هغه ژاړی، هغوی ایګریکلچر لینډ تباه شو خو دوئ هغه منډان ویال نیولے دے، هائی کورټ فیصله کړې ده نو هغې باندې عمل نه شی Encroachment باندې، پهلا زما دا سوال دے او بل دا چې زمونږ سابقه چې درویش وزیراعلیٰ وو، په هغې ټائم کښې عنایت الله خان صاحب هم وو، یو ایګزیکټیو آرډر ئے کړے دے چې چیف منسټر ته به تاحیات ټول مراعات حاصل وی، ما سی ایم صاحب ته وئیلی دی چې زمونږ حکومت ته پکار ده چې دا غلط یو رواج جوړ شوے دے، ایګزیکټیو آرډر پاس شوے دے، نه ئے دا اے این پی والا استعمالوی، زه حیدر هوتی ته سلام پیش کوم او نه زمونږ چیف منسټر په حکومت کښې دننه نه استعمالوی پروټوکول، او سابقه درویش وزیراعلیٰ چې دے هغه پینځه پینځه ګاډی روان کړل، د مرکز نه ګوشې پروټوکول وی، د صوبې نه ګوشې پروټوکول وی او په بنوں کښې پولیس یو قافله روانه وی او دا سائرنې

وی، نو زما سوال دے جی یو دا غلط شے واپس شی، منهٔ ان ویال تجاوزات دې ختم شی او زه به د قانون نه غلط چرته هم نه ځمه۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ کوئسچن نمبر 3761, 366، ایک منٹ جی، وہ چونکہ Personal explanation میں کیا ہے درانی صاحب، جی جی، جی جی، دیکھو Cross، مطلب یہ ہے کہ کل آپ نے بات کی تھی اسمبلی کے فلور پہ۔۔۔

جناب اعظم خان درانی: نو سپیکر صاحب! دا هم ورته اووایه کنه چې دوئ به ئے هم نه اخلی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وہ تو کمیٹی میں چلا گیا ہے نا، وہ تو کمیٹی میں چلا گیا ہے، کمیٹی میں سب کچھ Explain ہو جائے گا نا، وہ تو کمیٹی میں چلا گیا ہے ویسے ہی، مفتی سید جانان! 3761،(موجود نہیں)، 3777، فخر اعظم۔

* 3777 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013ء تا 2016ء خلیفہ گل نواز ہسپتال اور سول ہسپتال بنوں کو کتنا فنڈ دیا گیا، نیز مذکورہ فنڈ کہاں اور کس پراجیکٹ میں استعمال ہوا ہے، اس کی تفصیل ہسپتال وائز فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) سال 2013ء تا 2016ء خلیفہ گل نواز تدریسی ہسپتال، پی آئی یو خلیفہ گل نواز تدریسی ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر تدریسی ہسپتال بنوں کو دیئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

خلیفہ گل نواز تدریسی ہسپتال

سال	فنڈز
2013-14	307.902ملین
2014-15	403.215ملین
2015-16	444.772ملین

PIU خلیفہ گل نواز تدریسی ہسپتال

سال	فنڈز
2013-14	4.00ملین
2014-15	7.50ملین
2015-16	4.00ملین

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال

سال	فنڈز
2013-14	141.476ملین
2014-15	194.762ملین
2015-16	189.380ملین

(مذکورہ بالا فنڈز کے استعمال کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب فخر اعظم وزیر: شکریہ جناب سپیکر، میرا کوسچن ہے کہ 2013ء سے لے کر 2016ء تک خلیفہ گلنواز ہسپتال اور سول ہسپتال بنوں کو کتنا فنڈ دیا گیا؟

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر آرڈر، پلیز آپ لوگ بیٹھ جائیں، پلیز۔

(شور)

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں جی۔ فضل الہیٰ، محب اللہ صاحب آپ پلیز بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: محب اللہ صاحب، پلیز آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ ہاؤس 'ان آرڈر' کریں، پلیز، آپ بیٹھ جائیں پلیز۔ جی فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! میرا کوسچن ہے کہ 2013ء تا 2016ء خلیفہ گل نواز ہسپتال اور سول ہسپتال بنوں کو کتنا فنڈ دیا گیا، نیز مذکورہ فنڈ کہاں اور کس پراجیکٹ میں استعمال ہوا، اس کی مکمل تفصیل ہسپتال وائز

فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر صاحب! انہوں نے کچھ تفصیلات تو دی ہیں لیکن میرا جو کوئسچن ہے کہ کتنا فنڈ دیا گیا اور اس کو کس طرح خرچ کیا گیا؟ تو انہوں نے یہاں پر کچھ دی ہیں تفصیلات اور میرے پاس جو تفصیل موجود ہے، وہ اس طرح ہے کہ، میں 2015 اور سال 2016 کی کچھ تفصیل آپ کو دوں گا، یہ سیلری اور نان سیلری کی بات کروں گا۔ جناب سپیکر صاحب! سیلری میں 27 کروڑ 81 لاکھ 81 ہزار روپے دیئے گئے ہیں جن میں جو خرچ ہوئے ہیں وہ 22 کروڑ 52 لاکھ 97 ہزار 712 ہیں اور اس میں جو Lapsed ہوئے ہیں، وہ 5 کروڑ 11 لاکھ 61 ہزار 373 ہیں تو جناب سپیکر صاحب! یہ سیلری کی بات کر رہا ہوں 2015 اور 2016 کے اس میں 5 کروڑ 11 لاکھ روپے Lapse ہوئے ہیں، اسی طرح نان سیلری میں 16 کروڑ 81 ہزار، 81 لاکھ، سوری، 91 ہزار کے نزدیک ان کو دیئے ہیں جن میں Equipment کے آتے ہیں اور اس میں 10 کروڑ 68 لاکھ روپے کے قریب خرچ ہوئے ہیں اور 6 کروڑ 13 لاکھ روپے کے قریب واپس ہوئے ہیں، تو کل ملا کے یعنی کہ کل 44 کروڑ 45 لاکھ 72 ہزار روپے کل دیئے گئے ہیں، 2015 اور 2016 میں اور اس میں 33 کروڑ اور 29 لاکھ کے قریب خرچ ہوئے ہیں اور 11 کروڑ 24 لاکھ کے قریب واپس ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب، میں آگے اس بات کو کہوں گا کہ یہ کیوں واپس ہوئے ہیں؟ یہ اس لئے واپس ہوئے ہیں کہ ہمارے منسٹر صاحب کو بھی پتہ ہو گا کہ دو سال تک گورننگ باڈی، جس کو BOG کہتے ہیں، بورڈ آف گورنرز ابھی تک نہیں بنا دو سال تک، تو دو سال تک جب وہ نہیں بنا تو اس وجہ سے سارا فنڈ Lapse ہوا ہے کیونکہ خلیفہ گل نواز ہسپتال میں، خلیفہ گل نواز ہسپتال میں کل۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، آپ نے کوئسچن کیا ہوا ہے، اگر آپ کے کوئی سپلیمنٹری کوئسچنز ہیں تو آپ تقریر کریں، پلیز آپ جو ہے نا، شہرام خان! آپ کا کوئسچن آپ کے پاس ہے، آپ ان کو ریسپانڈ کریں پلیز، جی شہرام خان!

سینئیر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ سپیکر صاحب، ایم پی اے صاحب نے جس طرح سوال کیا ہے کہ جی 2013 سے 2016 تک کتنے پیسے، کہاں، پوری تفصیلات ان کو دی گئی ہیں، I don't

know کہ ان کے پاس جو پیپر ہے، میں نے دیکھا نہیں ہے تو میں اس پہ کوئی کمنٹ نہیں کر سکتا لیکن جو سوال انہوں نے کیا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے پوری ڈیٹیل ان کو دی ہے۔ 2013 سے 2016، تک، اس میں جو جو کوئسچن ہے پورے فگرز ساری چیزیں ہیں، اگران کا کوئی ایڈیشنل سوال ہے، ایک تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اگر کوئی ایکسٹرا سوال ہے تو دوبارہ سوال کر لیں، اس کے علاوہ اگر ان کو کوئی مسئلہ ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ ہم بیٹھ سکتے ہیں اور اس کو ہم ڈسکس کر سکتے ہیں کہ ان کے کیا ایشوز ہیں؟ یا کیا ہے، جو سوال ہے اس کا جواب بالکل کلیئر ہے جی۔

جناب سپیکر: جی جی، فخر اعظم صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب! اگر آپ اسی سوال کو دیکھیں، یہ میرا دوسرا سوال آج کے ایجنڈے میں موجود ہے، وہاں پر یہ خود کہتے ہیں کہ ہم نے اتنے روپے واپس کئے ہیں، یہ آپ کوئسچن نمبر۔۔۔

جناب سپیکر: جلدی کریں فخر اعظم صاحب، جلدی کریں پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: کوئسچن نمبر 3752، اس میں یہ خود کہتے ہیں کہ ہم نے 2015 اور 2016 میں 444 پوائنٹ 772 ملین روپے دیئے ہیں اور 204 صرف خرچ کئے ہیں، یہ خود کہہ رہے ہیں اور یہاں پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دوسری۔

جناب فخر اعظم وزیر: میں نے اس کی تفصیل دی ہے کہ کس طرح انہوں نے خرچ کئے ہیں اور کس طرح واپس ہوئے ہیں؟ اب یہ جو۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ دوسرے کوئسچن میں چلے گئے ہیں، 3752۔

جناب فخر اعظم وزیر: میں ان کی ایک بات کا جواب دے رہا ہوں، ان کی بات کا جواب دے رہا ہوں کہ ان کے جو Lapse ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں، ایک منٹ، ایک یہ ہے کہ آپ اگر اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں، اس کے لئے آپ نے نوٹس دینا ہو گا، یہ دوسرے کوئسچن میں ہے، یہ کوئسچن میں چلے گئے ہیں، 3752 میں تو آپ دونوں کا ایک ساتھ جواب دیدیں، اس نے حوالہ دیا۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! مجھے بات کمپلیٹ کرنے دیں، تو یہاں پر یہ خلیفہ گل نواز میں کل ایک ہزار 29 پوسٹیں ہیں، اس میں 25 ایس ایم یو کے اور پانچ سینیئر رجسٹرار اور سولہ جونیئر رجسٹرار، یہ کل 1029 پوسٹیں ہیں، ان میں سے 681 انہوں نے Fill کی ہیں اور 348 کے قریب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: ابھی تک، نہ کریں سر، ہمیں بولنے دیں سر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، کوئیک، کوئیک، ٹائم کم ہوتا ہے نا، ٹائم کے مطابق کریں نا، پلیز جلدی، اپنی بات جلدی۔

جناب فخر اعظم وزیر: ہاں سر، تو یہ کیوں، کیونکہ ابھی تک گورننگ باڈی، بورڈ آف گورنرز ابھی انہوں نے نہیں بنایا، تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام خان! پلیز آپ اس کو ریسپانڈ کریں گے۔

جناب فخر اعظم وزیر: اور اس کی وجہ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دونوں کوئسچنز، ایک منٹ، فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: اس کی وجہ سے وہ تو ہو گیا ہے اور ان کا اتنا بڑا خدشہ وہ یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب، آپ پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، مجھے کچھ بولنے دیں سر!

جناب سپیکر: یار! یہ اس طرح نہیں ہوتا، اس طرح نہیں ہوتا، آپ نے کوئسچن کیا ہے، وہ ریسپانڈ کریں گے۔

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے سر، ذرا ریسپانڈ کریں۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): دیکھیں بالکل، کیونکہ اب دوسرے سوال پہ چلے گئے ہیں۔ دوسرے سوال کی جو ڈیٹیل ہے وہ بالکل واضح ہے۔ جہاں تک ایم پی اے صاحب بات کر رہے ہیں کہ بورڈ آف گورنرز، تو بورڈ آف گورنرز بن چکا ہے، اس کا نوٹیفیکیشن ہو چکا ہے اور یہ اسی وجہ سے ہوا ہے کہ وہاں پہ ہم نے ان کو ایم ٹی آئی ایکٹ کے تحت ایک بوڈر آف گورنرز کو ہم نے بنایا، ابھی ان کی پہلی میٹنگ ہے اور ان شاء اللہ جو ان کے ایشوز ہیں، سٹاف کے علاوہ یا کوئی اور ہے، وہ بورڈ آف گورنرز کی

Responsibility ہے کہ وہ اس کو Sort out کریں گے تو ان شاءاللہ وہ مسئلہ حل ہو جائے گا، اس میں کوئی ایشو بھی نہیں ہو گا ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ بھی جائیں، فخر اعظم صاحب اور یہ آپ کے سیکرٹری صاحب بھی ادھر ہیں تو آپ دونوں، یہ آپ کا کوئسچن نمبر 3777 اور 3752۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: آپ مجھے موقع دیں، میں اس پہ بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب فخر اعظم وزیر: جناب، مجھے اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں جی، اسمبلی آگے بھی چلانی ہے نا، آپ کا کوئسچن کر دیا، منسٹر صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو جو ایشوز ہیں ان کو ڈسکس کر لیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: اگر اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں تو ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس کے اوپر ووٹ کرتا ہوں۔

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں نہیں، اگر اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں تو ٹھیک ہے سر، پھر میں مان جاؤں گا اگر کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): میں پھر Repeat کرتا ہوں کہ خواہ مخواہ اگر کمیٹی بھیجنا ہے اور اس میں کوئی ایکسٹرا کوئی کام ہو جائے گا تو ایسی بات نہیں ہو گی، جو ڈیٹیلز آپ نے مانگی ہیں، وہ دی گئی ہیں، جہاں تک آپ بورڈ آف گورنرز کی بات کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ دیکھیں جی، اس میں اگر کمیٹی کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب، پلیز آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ ایک سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، آپ ڈائریکٹ کوئی Decision نہ کریں۔

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں سر، میں ذکر کرتا ہوں سر!

جناب سپیکر: آپ کیا کہتے ہیں کہ اس کو میں ہاؤس کے سامنے رکھ دوں؟

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں سر، آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں تو میرا کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس کے سامنے ڈالوں گا کہ وہ کمیٹی کو حوالہ کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں چاہتے؟

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے سر، آپ ہاؤس کے سامنے ڈال دیں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان، یہ کس لئے ہے؟

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر، میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے پاس بنوں میڈیکل کالج میں ایک پروفیسر ہے اور وہ بھی اس سال ریٹائر ہونے والا ہے سر، تو میں کہہ رہا ہوں کہ ہمیں کچھ دیں سر، ہمارے وہاں جو بنوں میڈیکل کالج اگر بند ہو گیا تو خلیفہ گل نواز ہسپتال بھی بنجر ہو جائے گا، تو اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ اس کا مکمل ازالہ ہو جائے، تو ٹھیک ہے پھر میں مان لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، یہ آپ کے ساتھ ایشو Take up کرے گا، میں یہاں سے باقاعدہ انسٹرکشنز دیتا ہوں یہاں سے کہ یہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے، کمیٹی میں آپ کس لئے جانا چاہتے ہیں؟

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں سر، میں تو اپنا ازالہ کرنا چاہتا ہوں، اپنی قوم کا سر، آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں تو بس ٹھیک ہے سر، میں مان جاؤں گا سر۔ میرا سر یہ Respectable Minister ہیں، میں اس کی Respect کرتا ہوں سر، میرا ازالہ کریں، میری قوم کا ازالہ کریں سر۔

جناب سپیکر: پلیز، شہرام خان! بتائیں جی، اتنا ٹائم نہیں ہوتا۔

سینیئر وزیر (صحت): میں جی بالکل کلیئر کہہ رہا ہوں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ چاہتے ہیں کہ کمیٹی میں ڈالیں یا کیا کریں؟

سینیئر وزیر (صحت): کمیٹی میں جانے کا کوئی جواز ہی نہیں ہے، مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی، بورڈ آف گورنرز بن چکا ہے، نوٹیفکیشن ہو چکا ہے، آپ اگر چاہتے ہیں اور بنوں کے باقی جو ممبرز ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ وہاں بورڈ آف گورنرز کے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کا ضلع ہے، بالکل ان کے ساتھ بیٹھ کے وہ ایشو ڈسکس کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب، درانی صاحب۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی، یہ بہت اہم مسئلہ ہے، اس میں اصل مسئلہ ہے کہ اس میں پوسٹیں زیادہ خالی ہیں، اس میں اپوائنٹمنٹس نہیں ہوئی ہیں، اس میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، ایل ایچ ویز کی جتنی بھی پوسٹیں ہیں، بہت زیادہ خالی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ جو سیلریز میں پیسے بچ جاتے ہیں اور اس میں خرچ نہیں ہوتے، یہ اصل مسئلہ ہے کہ اس میں اپوائنٹمنٹس ہونی چاہئیں، ڈاکٹرز کم ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ Vacant posts۔

جناب اعظم خان درانی: Vacant posts بہت زیادہ ہیں، صحت میں بہت زیادہ ہیں ویکنٹ پوسٹیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان، وائنڈاپ کریں، پلیز۔

سینیئر وزیر (صحت): میں وائنڈاپ کرتا ہوں، بالکل وہاں پہ کچھ Hiring ہوئی ہے اور کچھ ہمیں چونکہ ابھی بورڈ آف گورنرز بن گیا ہے، بورڈ آف گورنرز یہ ایشو Resolve کردے گا۔ ان کا ایچ پی Already پہلے سے منظور ہے اور ان کا سٹاف ابھی بورڈ آف گورنرز Hire کرلے گا انشاءاللہ تو ان کے سارے ایشوز جو سٹاف کے حوالے سے ہیں، وہ Sort out ہو جائیں گے انشاءاللہ اور یہ بورڈ آف گورنرز بنایا ہی اسی وجہ سے ہے کیونکہ ٹوٹل اٹانومی ہو اور وہیں پہ بیٹھ کے وہ اپنے Decision لے سکے جو اس ہسپتال کے لئے بہتر ہیں اور بورڈ آف گورنرز Fully autonomous ہے، فنانشل اور ایڈمنسٹریٹو دونوں اٹانومی ہیں ان کے پاس، تو انشاءاللہ یہ ایشو ان کا بہت جلد Resolve ہو جائے گا کچھ Specialties میں جو لوگ نہیں ہیں، وہ Sort out ہو، جائیں گے۔

جناب سپیکر: اوکے، نیکسٹ، نیکسٹ، یہ آپ کی اسمبلی کے فلور پہ انہوں نے کہا ہے، اگر آپ کو پھر وہ ہو تو آپ اسمبلی پہ لا سکتے ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ کیا کریں گے کہ اس نے آپ کو ساتھ فلور کے اوپر کہا ہے، کچھ تو چیزوں کو سمجھا کریں، اس نے کہا ہے اگر آپ کا۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ کا مسئلہ حل نہیں ہوتا تو فلور پہ پھر اٹھیں، میں آپ کو سپورٹ کروں گا۔ ٹھیک ہے جی، نہیں منسٹر صاحب ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، منسٹر صاحب ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ منسٹر صاحب! آپ نے ان کے ساتھ بیٹھنا ہے اور جو جو ایشوز ہیں، آپ ان سے Settle کر لیں پلیز۔ مفتی سید جانان، 3771اور مفتی فضل غفور، 3817۔

* 3817 _ مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ متحدہ مجلس عمل دور میں پشاور انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی منظور کیا گیا تھا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انسٹی ٹیوٹ کا تعمیراتی کام مکمل ہے، صرف Functional کروانا باقی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کے امراض قلب میں مبتلا مریضوں کے لئے اسی طرح کا دوسرا انسٹیٹیوٹ نہیں ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک اس کو Functional کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) انسٹیٹیوٹ کا بلڈ نگ سٹر کچر تقریباً 80 فیصد مکمل ہے اور بلڈ نگ پر ابھی کام جاری ہے۔ طبّی آلات کی خریداری کا عمل اور عملے کی منظوری اور تعیناتی اگلے سال شروع ہوگی اور طبّی آلات کی خریداری کے بعد ہی انسٹی ٹیوٹ Functional ہوگا۔

(د) انسٹیٹیوٹ رواں مالی سال میں Functional ہونا متوقع ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر، دا کوم جواب چې راکړے شوے دے، زه د دې جواب نه مطمئن نه یمه۔ انستی ټیوټ آف کارډیالوجی دې صوبه کښې د امراض قلب د علاج د پاره یو واحده اداره چې کوم وخت کښې جناب عنایت الله خان صاحب وزیر صحت وؤ د ایم ایم اے په دور حکومت کښې نو 07-2006 کښې دا منصوبه دوئ شروع کړې وه او اوسه پورې جی هغه په التواء کښې ده او زما په خیال باندې ډیر زیات Most Important چې ده نو دا اداره ده او دې

ته چې کوم اهمیت ورکول پکار وو هغه ورته نه دے ملاؤ، نو دوئ چې کوم جواب ما ته راالیږلے دے، زه دې جواب نه بالکل مطمئن نه یمه، دوئ وائی چې-----

جناب سپیکر: پلیز، شہرام خان کو آپ تھوڑا چھوڑ دیں، یہ دیکھیں جی، آپ جو ہے نا شہرام خان کو چھوڑ دیں وہ کوئسچن پہ ہیلتھ کے بارے میں، آپ پلیز بیٹھ جائیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: زه په دې جواب مطمئن نه یمه جی، 2006-07 کښې پشاور انسټی ټیوټ آف کارډیالوجی شروع شوے دے، تر اوسه پورې جی دا فنکشنل نه شو، لس کاله د دې تقریباً مکمل کیدو والا دی، په دې صوبه کښې یو هسپتال هم دے د کارډیالوجی د پاره، چې کوم دے دا نشته د امراض قلب د علاج د پاره، نو Kindly تاسو-----

وزیر صحت: ایم پی اے صاحب کوئسچن کړے دے، پشاور انسټی ټیوټ آف کارډیالوجی ډیټیلز ټول ورکړی دی، په دې صوبه کښې بالکل د Heart, cardiologistوارډ شته، په غټ غټ هسپتالونو کښې، بنه Specializedدی، بنه Care provide کوی خو د دې د پاره یو Dedicated hospital نشته، دا خبره بالکل ټهیک ده، هغه پشاور انسټی ټیوټ آف کارډیالوجی دے، هغه جی کنسټرکشن ئے Complete شو اوس به هغې ته د Equipment د پاره پیسې ورکړې کیږی، چونکه هغه زمونږ د طرف نه نه وو، هغه خو کنسټرکشن وو او کنسټرکشن ئې لیټ وو، دا دوئ چې ځومره ټائم یادوی، دا صرف زمونږ د حکومت نه دے جی، هغه حکومتونه راغلل او د لته کنسټرکشن او ډیپارټمنټ کښې Escalation شوے دے، cost ئے Increase شوے دے، مختلف Over the period of time په هغې کښې Changes شوی دی، د هغې په بنیاد باندې هغه پراجیکټ په ټائم باندې مکمل نه دے کړے شوے، اوس مونږه هغه پراجیکټ کنسټرکشن Complete کړو، Minor خه Changes پکښې وو او ورته پکښې مونږ ریکویسټ اوکړو، هغه ئے تقریباً اوکړو، اوس 80 persent complete دے، اوس ورته Equipmentاغستل دی چې کوم Equipment ورله واخلی ان شاء الله، انسټی ټیوټ آف کارډیالوجی به فنکشنل شی انشاء الله، د هغې د پاره چې کوم دے نو مونږه خپل دغه کوشش کړے دے، انشاء الله۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: ستاسو مننه کوم او شکریه ادا کوم، لږ غوندې ستاسو توجه هم دې طرف ته زه راا ړوم جی، په دې صوبه کښې لکه څنګه چې منسټر صاحب خبره اوکړه نو Dedicated هسپتال د امراض قلب د پاره بالکل نشته دے۔ مونږ سره خواته د پنجاب صوبه ده، د هغوی په هر سټی کښې د دې د پاره مخصوص هاسپټلز شته دے جی، ما سره د هغې دا دے ریکارډ موجود دے، په هغې کښې جی فیصل آباد کښې هغوی هسپتال شروع کړو، په دوه کالو کښې د ننه د ننه ئے هغه Complete کړو، دوئ سره په ایل آر ایچ کښې صرف دا فیسیلیټی شته دے۔ منسټر صاحب خبره اوکړه، ما سوال ولې اوچت کړو، ما یو Patient اولیږلو ایل آر ایچ ته، هغه ته ئے د زړه د آپریشن د پاره پینځه میاشتې ټائم ورکړو، ما چې د هغې سینئر سره رابطه اوکړله، ما ته وائی چې مولانا صاحب! تاسو خو راځئ نه، تپوس خو نه کوئ، مونږ سره روزانه څلور سوه مریضان راځي چې هغوی ته د آپریشن ضرورت وی، مونږ سره صرف شپږ بیډونه دی د ټولې صوبې د پاره، نن سبا تاسو اوګورئ چې د امراض قلب مبتلا مریضان په دې صوبه کښې څومره خلق دے؟ په هر کور کښې دا سې تکلیف شته دے، نو جناب سپیکر! زما منسټر نه دا ګزارش به وی چې مونږ ته دلته هسې هم په صحت کښې ایمرجنسی لګیدلې ده، په دې باندې لږ فوکس اوکړئ جی او که دې حواله باندې دوئ دا دغه لږ 'سپیډ اپ' کړی دا خپل چې کوم پراسس دے او په فلور باندې د دوئ دا دغه اوکړی چې یره انشاء الله مونږ به نیکسټ ایئر ته دا چې کوم دے نو فنکشنل کوؤ۔

Mr. Speaker: Ji, Shahram Khan, okay please, quick

سینئر وزیر (صحت): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ جی اس پہ بحث نہیں ہو سکتی۔

سینئر وزیر (صحت): زه بالکل کلیئر کومه چې مونږ دا Decide کړے دے چې کوم پراجیکټس یا دوی چې ډیر ټائم پرې لګیدلے دے او هغه Near to completion دی، مونږ هغوی ته فل فنډنګ کوؤ چې هغه پراجیکټ ئے زر تر زره Complete

شی، په هغې کبنې پشاور انستی ټیوټ آف کارډیالوجی هم دے، هغې کبنې ایل آر ایچ کبنې یو بلډنګ د تیرو څو کالو نه را روان دے، هغه هم دے او په هغې کبنې تقریباً څه 40 OTs جوړیږی او نور دغه دی، داسې په مردان کبنې دے، په مختلف دغه کبنې دی، هغوی ته مونږ Fully funding کوؤ انشاء اللّٰه چیف منسټر راسره Agree شوے دے او انشاء اللّٰه ډیر زر به وی چې دا Institution چې کوم دے دا ورسره نور هغه Complete شی ان شاء اللّٰه جی او فنکشنل به وی ان شاء اللّٰہ۔

Mr.Speaker: 3770, Mufti Said Janan (Not present). 3728, Mufti Said Janan (Not present). 3771, Mufti Said Janan (Not present).

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

3761 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے کے متعدد سرکاری ملازمین پی پی ایچ آئی (PPHI) میں تعینات ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تعینات شدہ ملازمین کی تعداد اوران کے عہدوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) پی پی ایچ آئی میں انتظامی سطح پر تعینات سرکاری ملازم ایک ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعیناتی کی جگہ
1	مختیار	ڈسٹرکٹ سپورٹ منیجر	ڈسٹرکٹ سپورٹ یونٹ پشاور۔

نومبر 2006ء تاحال

3770 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ سال 14-2013 اور 15-2014 میں صوبے کے مختلف چھوٹے بڑے ہسپتالوں کی تعمیر وترقی اورادویات کی مد میں فنڈز فراہم کیا گیا ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقوم کا ہسپتالوں کی تعمیر غریب ونادار لوگوں میں تقسیم شدہ ادویات اورویکسین کا ریکارڈ موجود ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ دو سالوں کے دوران خرچ شدہ رقم اور بقایا رقم کی تفصیل ہسپتال وائز اور ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2013-14/2014-15 میں صوبے کے مختلف چھوٹے بڑے ہسپتالوں کی تعمیر وترقی اور ادویات کی مد میں فنڈز فراہم کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقم کا ہسپتال کی تعمیر غریب ونادار لوگوں میں تقسیم شدہ ادویات اور ویکسین کا ریکارڈ موجود ہے۔

(ج) مذکورہ دو سالوں کے دوران خرچ شدہ رقم اور بقایا رقم کی تفصیل ہسپتال وائز اور ضلع وائز ایوان کو فراہم کی گئی۔

3728 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں مختلف اضلاع میں دہشتگردی کے واقعات رونما ہوئے ہیں جن میں سرکاری اہلکار اور عوام کی کثیر تعداد لقمہ اجل بن چکے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013ء سے تاحال دھماکوں اور ٹارگٹ کلنگ میں شہید افراد کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان کارروائیوں کی ایف آئی آر کس کس کے نام پر درج کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جواب ندارد

3771 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2015-16ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی باقاعدہ اسمبلی سے منظوری ہوئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ADP کو بعد میں تبدیل کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ADP کو اسمبلی فلور سے منظوری کے بعد کیوں تبدیل کیا گیا ہے، وجہ بتائی جائے، نیز دونوں ADP کی کاپیاں بھی فراہم کی جائیں؟

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) مذکورہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015ء میں اسمبلی کی بحث کے نتیجے میں معمولی ردوبدل کی وجہ سے بعض سکیموں کے ناموں کی درستگی وتخمینہ لاگت کی درستگی، خرچ شدہ رقوم کی تصحیح اوران تبدیلیوں کی وجہ سے بعض سکیموں کی مختص شدہ رقوم میں درستگی ومعمولی ردوبدل جس کی باقاعدہ اجازت کیبنٹ کی منظور شدہ سمری کی پیرا 5ڈی میں دی گئی تھی جس سے سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 کے کل حجم اور مجموعی حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ فائنل اے ڈی پی 16-2015 کی کاپی ایوان کو فراہم کی

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: شکریہ جی، یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: راجہ فیصل زمان صاحب 6 دسمبر، میڈم نسیم حیات، میاں ضیاءالرحمان، جاوید درانی 6تا19 دسمبر، سردار محمد ادریس، مفتی سید جانان، منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی قرار دادونہ، جی بس، هغه قرار دادونه ټولو Sign کړی وو، ایک منٹ جی، نماز کا بھی ٹائم ہے، میں کہتا ہوں ریزولیوشنز پاس ہو جائیں۔ جی جی، یہ دونوں ریزولیوشنز آپ، سیکرٹری صاحب! یہ دونوں ریزولیوشنز آپ اس کے لئے وہ لے لیں، رولز، دونوں کو لیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed, under the rule 240, to allow the honourable Members to move their resolutions? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Please, Inayat Khan.

قرار دادیں

جناب عنایت اللہ (سینئیر وزیر بلدیات): نادرا کے حوالے سے جو قرار داد ہے، میں اس کو پڑھ لیتا ہوں، اس کی کاپیاں میں نے تمام پارلیمنٹری لیڈرز کو دے دی ہیں۔

یہ اسمبلی قرار دیتی ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے نادرا کی جانب سے شک کی بنیاد پر لوگوں کے NICs بلاک کئے جارہے ہیں، اس تعداد میں کمی کے بجائے اضافہ ہوتا جارہا ہے، منتخب ممبران اپنے لیٹر پیڈ تصدیق بھی کرتے ہیں لیکن پھر بھی نادرا کی طرف سے کارڈز بلاک ہی رہتے ہیں، اس وجہ سے ہزاروں لوگ مشکوک ہونے کی وجہ سے گھروں تک محدود ہوئے ہیں، ہسپتال، سفر اور نوکری کے دروازے ان پر بند رہتے ہیں۔

یہ صوبائی اسمبلی مطالبہ کرتی ہے کہ محکمہ داخلہ فوری طور پر اس بے انصافی کا ازالہ کرے اور ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دے جو دو مہینوں کے اندر خیبر پختونخوا کے بے گناہ لوگوں کے NICs کو جنگی بنیادوں پر کلیئر کرائے تاکہ ہزاروں لوگ دربدر ٹھوکریں کھانے سے بچ سکیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Second Resolution: Inayat Khan.

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ اسمبلی وفاقی حکومت کی طرف سے DFID کے Country Director کو کے پی آنے کے لئے این او سی نہ دینے کی مذمت کرتی ہے اور مزید برآں مطالبہ کرتی ہے کہ خیبر پختونخوا کے اندر بیرون ملک کے Delegations کے آنے کے لئے این او سیز کی شرط کو ختم کیا جائے اور ان کو صوبائی دارالخلافہ آنے اور حکومت سے ملنے کے لئے Facilitate کیا جائے، صوبائی حکومت مکمل سیکورٹی فراہم کرے گی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

آمنہ سردار، آپ جی، آمنہ سردار، ایک منٹ جی۔

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، ایک یہ ریزولیوشن پاس کریں، آمنہ سردار، آمنہ سردار، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، آپ بتائیں یہ آپ نے کس سے Sign کرائی ہے، یہ آپ نے تمام پارلیمانی پارٹی لیڈرز سے، آپ نام پڑھ کر سنائیں، کس کس سے آپ نے۔

محترمہ آمنہ سردار: جی سر، سر اس پہ میں نے Sign کئے ہیں، بی بی فوزیہ نے Sign کئے ہیں، پی ٹی آئی سے اور معراج ہمایون خان صاحبہ جو ہماری چیئرپرسن ہیں Caucus کی انہوں نے Sign کیا ہے۔

جناب سپیکر: میڈم اس طرح دیکھیں، آپ پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ مشاورت کر لیں اور اس سے تھوڑا اس نے نہیں کئے ہیں، اس سے۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، میں ابھی کروالوں گی، آپ مجھے پہلے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: تو آپ تھوڑا اتنا کریں کہ پارلیمانی پارٹی لیڈرز اس کو وہ کر لیں۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، آپ اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ بتائیں جی، نلوٹھا صاحب! آپ بات کر لیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی شکریہ سر، میں یہ ریکوسٹ کرتا ہوں کہ یہ جو قرار دادیں عنایت اللہ خان صاحب نے پیش کی ہیں، انہوں نے بھی کسی پارلیمانی لیڈر سے کوئی دستخط نہیں لیا ہے نہ ہی کسی سیاسی جماعت سے دستخط کسی ممبر سے بھی نہیں لیا، تو انہوں نے تین چار ممبرز سے دستخط لئے ہیں، میرا خیال ہے وہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کر رہی ہیں، تو مہربانی کر کے ان کو بھی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگ پڑھ چکے ہیں اس کو، آپ پڑھ چکے ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ کہتا ہوں سر، ایک ہٹی پر دو بیوپار نہیں، ایک ملک میں دو قانون نہیں، اسمبلی میں اگر اس کے لئے کوئی قانون نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر کوئی ایسی ریزولیوشن آتی ہے اور اسمبلی کے لئے Embarrassment ہو تو میرا خیال ہے وہ نہیں۔

محترمہ زرین ریاض: جناب سپیکر! فوزیہ صاحبہ تو این ڈی یو کی میٹنگ میں گئی ہوئی ہیں اور انہوں نے ان سے کیسے دستخط لئے ہیں؟

جناب سپیکر: ہں! اچھا آمنہ! آپ اس طرح کریں کہ Consult کر لیں، آپ پڑھ لیں پھر میں چلو دیکھتا ہوں کہ آپ کیا اس میں۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان سے مطالبہ کرے کہ خواجہ سراء جو کہ پاکستان میں رہنے والے محروم طبقات میں شمار ہوتے ہیں، ان کو اس معاشرے میں باعزت مقام دیا جائے، لہذا یہ اسمبلی خواجہ سراؤں کے ووٹ کے اندراج کے لئے مطالبہ کرتی ہے کہ ان کو سہولت فراہم کی جائے کہ ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ الیکشن کمیشن آفسر کے لئے رجسٹریشن کے مراحل کو آسان بنائیں تاکہ وہ 2018 کے انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا حق حاصل کر سکیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

دس منٹ بریک کرتے ہیں نماز کے لئے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Ali, MPA, to please move his privilege motion No.103. Item No. 5.

جناب محمد علی خان (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں صوبائی اسمبلی کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میں سٹینڈ نگ کمیٹی نمبر 36 کا چیئرمین ہوں، میں نے 17 اگست 2016 کو میٹنگ طلب کی تھی جس میں مختلف ایشوز پر بحث ہوئی ہے۔ ایک ایجنڈا

جو کہ زلزلہ کے حوالے سے تھا، مذکورہ سوالات کے متعلق افسران موجود نہیں تھے، کمیٹی نے فیصلہ دیا کہ اس ایشو پر اگلی میٹنگ میں بحث ہوگی مگر افسوس ہے کہ اگلے روز 18 اگست کو روزنامہ "مشرق" کی طرف سے سپیشل رپورٹر کی طرف سے خبر چھپی جس میں جماعت اسلامی پر کرپشن اور زلزلہ میں خرد برد کے الزامات کمیٹی کے سامنے پیش ہونے کی خبر چلائی اور جماعت اسلامی کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس سے نہ صرف کمیٹی کا استحقاق مجروح ہو چکا ہے بلکہ پارٹی کو بدنام کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے جو کہ ذمہ دارانہ صحافت کے منافی ہے، لہذا میں "مشرق" کے خلاف تحریک استحقاق لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر صاحب! دا زما چې کوم پریویلج موشن دے، دا تاسو پیج واړوئ، دې بل پیج ته تاسو لږ را واړوئ نو دا مخامخ لیکلے "صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ صوبہ خیبر پختونخوا" د دې تاسو آئټم نمبر ون اوګورئ، آئټم نمبر ون کښې، ستاسو مخې ته پروت دے-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی ما سره نشته، جی!

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ</u>: بنه آئټم نمبر ون، "سوال نمبر 2758، 2759 منجانب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ایم پی اے، نمبر 7، جناب محمد علی صاحب ایم پی اے/چیئرمین نے اجلاس میں شریک تمام شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کمیٹی کو بتایا کہ وہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے گزشتہ اجلاس کے منٹس بروقت دستخط نہ کر سکے جس کی وجہ سے ضلع دیر کے موجودہ اور سابق ڈپٹی کمشنر صاحبان اور اسی طرح اپر دیر اور واڑی کے سابقہ اور موجودہ اسسٹنٹ کمشنر صاحبان کو اجلاس میں شرکت کے لئے مدعو نہیں کیا جا سکا، اس لئے آج صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کے سوالات نمبر 2758، 2759 پر غور و خوض نہیں ہوگا، مذکورہ سوالات کو آئندہ اجلاس تک ملتوی کیا جاتا ہے تاکہ تمام متعلقہ افسران کی موجودگی میں اس پر سیر حاصل بحث ہو سکے۔"

جناب سپیکر! په دغه 17 اګست باندې په میټنګ کښې مختصر دغه دوه ټکی خبرې شوې دی چې زه سرکاری وزټ باندې تلے وومه یو کے ته او ما هغه منټس نه وو دستخط کړی نو چې زه راغلم نو مونږه هغه ډپټی کمشنران نه وو راغوښتی نو مونږ پکښې فیصله اوکړه چې دا به مونږ راروان میټنګ کښې

د سکس کوؤ، نه پکښې د زلزلې الف ب چا وئیلې دی او نه پکښې اے بی سی وئیلې دی۔ اوس په دغه پیج باندې راشئ جی "مشرق" اخبار ته، ستاسو جی توجه غواړم د "مشرق" دې Statementته لږ تاسو اوګورئ جی، بنه جی چې مونږه په زلزلې بحث نه دے کړے، په سحر له اخبار څه لیکی؟ او دا تاسو اوګورئ جی، په دېکښې تاریخ ورکړے دے جمعرات 14ذیقعد 1437هجری 18اګست 2016ء، اخبار سحر لیکی چې "*زلزلہ متاثرین کے فنڈز جماعت اسلامی کارکنان میں تقسیم، دیر میں بعض افراد کو آٹھ بار چیک ملے، ثبوت قائمہ کمیٹی میں پیش*" نو که دا دې صحافیانو رونړوته دا ثبوت په لاس ورغلے وی او دوئ مونږ سره میټنګ کښې وو او په سرکاری منټس کښې که خبرې نشته، نو دے د کوم طرف نه دا وائی چې "*ثبوت قائمہ کمیٹی میں پیش، ریکارڈ طلب کر لیا گیا*" لاندې ګورئ جناب سپیکر! "*26اکتوبر 2015کو8.1شدت کے ہولناک زلزلے سے خیبر پختونخوا کے جاں بحق افراد ورثاء اور زخمیوں کو دی جانے والی امدادی رقوم میں کروڑوں روپے کی مبینہ کرپشن کاانکشاف ہوا ہے،ذرائع کے مطابق قائمہ کمیٹی برائے امداد و بحالی و آبادکاری میں متاثرین زلزلہ کی امدادی رقم میں کروڑوں روپے دیر بالا میں صرف جماعت اسلامی کے کارکنانوں میں باٹنے کے ثبوت فراہم کر دیئے گئے۔*"

جناب سپیکر: محمد علی صاحب! ٹھیک دے، زما هسې Suggestionدا دے، نور خو ستا حق دے چې ته څه پیش کول غواړې، مونږ به د دغه د طرف نه د دوئ چې څوک انچارج دے، څوک به ئے ذمه دار وی، هغوی ته به یو لیټر اولیږو او په هغې کښې به ورته ستاسو دا Concernsمخې ته کړو، مطلب تاسو باندې۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر! زما د ستاسو رائې سره هیڅ اختلاف نشته خو زه په دې یو خبره باندې د خفګان اظهار کومه چې په اګست کښې دا تحریک استحقاق ما جمع کړے دے، اګست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر په پینځه میاشتې کښې د اخبار مالک ته چې دے نو دا فرصت نه ملاویږی چې هغه اسمبلئ ته رجوع اوکړی، تاسو خوبه اسمبلئ ته دا تحریک استحقاق لیږلے وے چې ستا اخبار دا غلطی کړې ده، د دې ته څه جواب ورکوې؟ نو دغه اخبار مالک به تاسو ته دا جواب ورکړے وے یا پکار وے چې اخبار مالک ما سره

رابطه کړې وے، تاسو سره ئے رابطه کړې وے، زه ډیر په افسوس سره وایمه جناب سپیکر! عرض کومه جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: زه وایم چې محمد علی خان! زه پوهه شوم، داسې به اوکړو نمبر ون، نمبر ون د هغوی هائی اتهارټی ته به مونږه Concerns ستاسو Show کړو، که بیا څه پرابلم وی نو بیا ته بالکل هغه کړه، هغوی مثال په طور باندې هغوی به خا مخا چې څه غلط رپورټنګ شوے وی نو هغوی به ډسپلنری ایکشن واخلی، زما دا عرض دے، Any how تاسو څنګه دغه دے خو زه وایم چې یو موقع ورکړو چې هغوی ته کم از کم یو دغه اولیږو مونږه ورته۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: نو اوس په دیکښې سپیکر صاحب! زه په دې نه پوهیږم که تاسو په دیکښې موقع ورکړئ او سبا هغه تاسو ته جواب نه درکوی، د دې تحریک استحقاق به بیا څه قانونی حیثیت وی؟

جناب سپیکر: بیا هم موقع ده تاسو سره، بیا هم راوړې شې، بیا هم راوړې شې، ټهیک ده کنه! سیکرټری صاحب! په دې باندې چې دے نو یو لیټر تاسو "مشرق" اخبار ته اولیږئ او په هغې باندې به چې دے تاسو د دوئ دا Concerns show کړئ او که بیا مثال څه رانغلل، تاسو له به بیا زه چانس درکړم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: ما وئیل، زما ریکویسټ دا وو که تاسو رولنګ ورکړو او ټائم ورکړئ جی۔

جناب سپیکر: دا زه پینډنګ کومه، دا ختموم نه، پینډنګ کومه۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: صحیح ده جی۔

جناب سپیکر: ټهیک شو جی، پینډنګ، پینډنګ، پندره دن کښې دننه دننه به انشاء الله، پندره دن کښې دننه دننه، ټهیک ده؟ کل اعظم درانی صاحب کا وہ آیا تھا، میں بالکل آپ کو چونکہ ایک دن میں ایک دو ہو سکتے ہیں، ہم نے کل اس کو ڈیفر کیا تھا تو میں ہاؤس سے اجازت لینا چاہتا ہوں کہ ہم اس کو پیش کریں ابھی، جی اعظم درانی صاحب، عاطف خان صاحب! آپ اپنی سیٹ پہ آجائیں، اپنی سیٹ پہ آجائیں عاطف خان۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: اعظم صاحب! زه به دا ریکویسټ کومه چې د ماښام دا دغه ټائم د ے نو ټائم به کوشش کوؤ چې ځو مره دا ایجنډا ده چې دا او رسوؤ۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب اعظم خان درانی: ٹھیک شوه جی۔ میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی ثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ تعلیم نے صوبے میں سکولوں کو خصوصاً پرائمری اور مڈل سکولوں کو ہدایت جاری کی ہے کہ سکولوں کے چوکیداران کو سیکورٹی وجوہات کی بناء پر چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دینے کے پابند ہوں گے جبکہ قانوناً چوکیدار یا کوئی بھی سرکاری ملازم آٹھ گھنٹے ڈیوٹی دینے کے لئے مقرر ہے اور اس سے زیادہ ڈیوٹی لینا بہت ظلم ہو گا۔ مذکورہ احکامات کو ملازمین نے عدالت میں چیلنج کیا تھا جس پر عدالت نے واضح احکامات جاری کر دیئے کہ چوکیداران قانوناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ ڈیوٹی سرانجام نہیں دیں گے لیکن محکمہ اب بھی سکولوں کے چوکیداران سے چوبیس گھنٹے ڈیوٹی لے رہا ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے اور عدالتی توہین ہے، لہذا محکمہ تعلیم عدالتی فیصلے کو مد نظر رکھتے ہوئے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اعظم خان درانی: میں ایک خاکہ پیش کر رہا ہوں، 1990 اور 1993ء میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا تھا کہ چوکیداران کی ڈیوٹی آٹھ گھنٹے یا دس گھنٹے ہو گی رات کے وقت، ایم ایم اے گورنمنٹ نے یہ بحال رکھا لیکن موجودہ گورنمنٹ نے ایک نوٹیفیکیشن کیا تھا کہ چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دینی ہے، حالات ٹھیک نہیں ہیں، ہمارے ضلع بنوں میں چوبیس گھنٹے ڈیوٹی لیتے ہیں چوکیداروں سے، اگر دن کو یہ غیر حاضر رہتے ہیں تو مانیٹرنگ والے نہیں چھوڑتے، ان کی تنخواہوں سے کٹوتی کرتے ہیں اور اگر رات کو ڈیوٹی نہیں دیتے تو پولیس والے اس کو نہیں چھوڑتے ہیں۔ ڈائریکٹر صاحب نے اس کے واضح احکامات جاری کر دیئے کہ ان سے چوبیس گھنٹے ڈیوٹی نہ لیں، محکمہ تعلیم نے احکامات جاری کئے تھے لیکن اب بھی ڈی ای او بنوں، ڈپٹی ڈی ای او میل فیمیل دونوں ان سے تنخواہ کی مد میں کٹوتی کرتے ہیں۔ جناب سپیکر!

یہ کمیٹی کو بھیج دیں، میں منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ کمیٹی کو بھیج دیں اور جلد ہی اس پہ میٹنگ بلائیں تاکہ ان کی قانونی چارہ جوئی ہو سکے۔

جناب سپیکر: عاطف خان، پلیز۔

جناب محمد عاطف خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اس پہ تو دیکھیں کمیٹی کو بھیجنے کا کوئی Logic نہیں بنتا کیونکہ یہ آپ جو کہہ رہے ہیں، بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مطلب چوبیس گھنٹے دنیا میں کہیں بھی کسی سے بھی ڈیوٹی نہیں لی جا سکتی تو جو اگر نوٹیفیکیشن ہوا ہے، میں آج ہی دیکھ لیتا ہوں، اس کو ہم واپس کر دیں گے، جو قانوناً اور جو انسانی اس کے مطابق ہوگا اسی طریقے سے اس سے ڈیوٹی لی جائے گی۔ مطلب یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ جی اگر حالات ہیں تو وہ پھر حالات کے حساب سے دیکھیں گے کہ جو اس کا طریقہ نکال سکتے ہیں لیکن ان حالات کا ان بیچاروں پہ تو ظلم نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کو ہم کہیں کہ جی چوبیس گھنٹے آپ کی ڈیوٹی ہے، اس طرح بالکل نہیں ہوگا، نوٹیفیکیشن جو بھی ہے اس کو واپس کر لیں گے اور اگر کسی کی کٹوتی ہے، ان کو بھی واپس کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جی درانی صاحب۔

جناب اعظم خان درانی: کټوتي سر جي، هغوی نوټیفیکیشن کړے دے ډائریکټر صاحب، هغې باوجود هم دوئ کټوتي کوی خو د دې حال دا دے چې یا GGPS، جی GGPS ته ایکسټرا پوست ورکړئ د نائب قاصد په مد کښې او GMS او GGMS ته ایکسټرا پوسټونه ورکړئ د چوکیدار په مد کښې، خالي دا نه ده جي، پبلک هیلتھ هم دے، نور هم بلها محکمې دی، په هغې کښې یو چوکیدار یو پوسټ دے نو زمونږ سره په ټیوب ویل کښې درې پوسټونه وو، یو به چوکیدار وو، یو به آپریټر وو، یو به وال مین وو، اوس یو کس یو پوسټ دے هغه چوکیدار هم دے، آپریټر هم دے او وال مین هم دے، نو دا هم جي ناانصافي ده، په دې باندې هم که سوچ اوشی، وزیر خزانه صاحب ناست دے۔

جناب سپیکر: ټھیک ده، اوکے۔

جناب اعظم خان درانی: پکار دی چې په دې باندې هم کار اوشی۔

Mr.Speaker: Ji, okay. Next, Mr. Askar Pervez

جناب عسکر پرویز: شکریہ جناب سپیکر۔ توجہ دلاؤ نوٹس 951، میں وزراء برائے محکمہ داخلہ اور خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مورخہ 22 ستمبر 2013 کو آل سینٹ چرچ کے دھماکے میں زخمی اور شہید ہونے والے افراد کی بحالی کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے دس کروڑ کی گرانٹ کا اعلان کیا تھا جس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا۔ جناب سپیکر! یہ دھماکے کے فوراً بعد وزیر اعظم صاحب گورنر ہاؤس تشریف لائے تھے اور وہاں پر وزیر اعظم صاحب نے بھی اور وزیر اعلیٰ صاحب دونوں نے دس دس کروڑ روپیہ الگ الگ ان کی بحالی کا اعلان کیا تھا اور یہ پیسے ان سے الگ ہیں جو شہداء پیکج کے سلسلے میں ان کو ملے تھے، تو جناب سپیکر! آج بھی وہ جو زخمی ہیں، وہ وہاں پر موجود ہیں کیونکہ دھماکہ اس طرح کا تھا کہ وہاں پر کچھ بچوں کے Parents مر گئے تھے اور بچے بالکل بے یار و مددگار ہیں، تو اگر وہ دس کروڑ کا اعلان ہو جاتا تو بڑی مہربانی ہوتی۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ عسکر پرویز صاحب نے جو بات اٹھائی ہے، اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ویسے ڈائریکٹیو کی کوئی بھی کاپی میرے علم کے مطابق نہ میرے ڈیپارٹمنٹ کو مل گئی ہے اور نہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کو مل گئی ہے، وہ جو آپ جس ڈائریکٹیو کی بات کر رہے ہیں لیکن جہاں تک اس پراسیس کی بات ہے تو چیف سیکرٹری صاحب کے آفس سے ایک لیٹر وہ بالکل آف دی ریکارڈ ہے، وہ ملا ہے اور اس میں According to the procedure and policy پانچ لاکھ شہداء کے لئے اس میں مختص کیے گئے ہیں اور دو لاکھ Per head injured کے لئے مختص کیے گئے ہیں، ریکارڈ کے مطابق اس میں 89 شہداء ہیں اور اس کو کل ملا کے اس کی Payment ہو چکی ہے، 4 کروڑ 45 لاکھ روپے ان کو مل چکے ہیں اور دو لاکھ Per head، 172 اس میں Major injured ہیں جن کو 3 کروڑ 44 لاکھ کل کو ملا کے یہ 7 کروڑ 99 لاکھ کے تقریباً ارد گرد بن جاتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی صوبائی حکومت کا ایک مختص فنڈ ہے، اس قسم کے ایکسیڈنٹس کے لئے جس میں تین سو ملین روپے رکھے گئے تھے، یعنی یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس سے یا حکومت انکار کرتی یا اس کو خدانخواستہ اس کو Delay، نہیں اس کو ہم بالکل اس میں Hundred percent عمل بھی کرتے ہیں، On the

spot، موجودہ حکومت تو اس حوالے سے اتنی Sensitive ہے کہ اسی ہفتے میں وہ ریلیز بھی کرتی ہے اور سارے پراسیس پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے، علاج بھی Provide کرتی ہے۔ ہاں اس قسم کی کوئی Deficiency اگر ہو تو جناب سپیکر صاحب! میں معزز ممبر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ تھوڑا سا میرے ساتھ Coordinate کریں، اس کو کہیں ان شاءاللہ اس کیس کو ہم دوبارہ دیکھیں گے، اس میں جہاں بھی جس کی کوئی Liability ہو، ان شاءاللہ اس کو ہم عین ٹائم ادا کریں گے لیکن جو جو حقائق تھے تو میں نے رکھ دیئے اور اس سے پھر بھی ہم انکار نہیں کرتے، جو ہوا ان شاءاللہ ہم اس کے ساتھ رہیں گے، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت سرکاری ملازمین کے جی پی فنڈ اور پنشن سے سترہ ارب روپے کی خطیر رقم قرضہ لینے کی کوشش کر رہی ہے، صوبائی حکومت کو اتنی خطیر رقم قرضے کی ضرورت کیوں پڑ گئی ہے، کیا صوبائی حکومت مالی بحران کا شکار ہے اور اس قدر مشکلات میں گھری ہے کہ جی پی فنڈ اور پنشن فنڈ جو ملازمین کی امانت اور جمع پونجی ہے، اس سے قرض لیا جائے؟ صوبائی حکومت کو بھی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جس کے نتیجے میں سرکاری ملازمین اور پنشنرز مشکلات کا شکار ہو جائیں گے جس کے بعد سرکاری ملازمین کو رقم نہ ملنے کے باعث سخت مشکل سے دوچار ہونا پڑے گا، لہٰذا صوبائی حکومت سرکاری ملازمین کے جی پی فنڈ اور پنشن سے قرضہ نہیں لینا چاہیئے۔

جناب سپیکر صاحب! میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہیں کیا مشکل درپیش آئی ہے کہ وہ بالکل میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صوبائی حکومت کا پیسہ ہے اور اس پہ جو پیسہ بینکوں میں ہوتا ہے، اس سے جو منافع ملتا ہے، وہ سرکاری ملازمین کی پنشن کے لئے دیا جاتا ہے اور ان کی دوسری ضروریات پوری کی جاتی ہیں اور یہ تقریباً ان کا حق ہے، اگر یہ قرض میں لے لیا گیا تو کیا صوبائی ملازمین جو ہیں، ان میں تشویش نہیں پائی جائے گی، وہ مشکلات کا شکار نہیں ہوں گے؟ اور دوسری بات سپیکر صاحب! میں وزیر خزانہ

صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب مالک ملازمین سے قرض لینے کی کوشش کرے یا ان سے قرض مانگے تو کیا ملکیت مشکوک نہیں ہو جاتی؟ جناب سپیکر صاحب! اس کی ذرا یہ وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب مظفر سید صاحب!

وزیر خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں محترم جناب نلوٹھا صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس اہم ایشو پہ بات کی اور یہ بات آج کل میڈیا پہ بھی چل رہی ہے اور اخبارات میں بھی اور نلوٹھا صاحب بھی کبھی کبھی اس قسم کی مہربانی کرتے ہیں اور یہ پیش کرتے ہیں لیکن آپ نے جو سترہ ارب کی بات کی قرضہ لینے کی تو اسمبلی کی Documents اس بات کی گواہ ہیں کہ ہم نے اسی ہی دن 12.2 ارب روپے قرضے لینے کی ہم اسی اسمبلی سے منظوری لے چکے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں پہلے سے یہ خطرہ تھا کہ کچھ مشکلات ہمیں درپیش ہیں تو اسمبلی نے ہمیں اس کی اجازت دی ہے اور اس کے علاوہ تقریباً 8.5 ارب روپے سوات ایکسپریس وے کے لئے ہم نے علیحدہ ہمارے خزانے پہ بوجھ آگیا ہے، اس کو بھی ہم نے Pay کیا ہے اور اسی طرح ایک بات ضرور ہے جو کہ ہم نے کی نہیں ہے جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ 5.5 ارب روپے پنشن اور جی پی فنڈ کا یہ صوبائی حکومت کے قرض لینے کا ارادہ ہے لیکن ایک بات میں ضرور کرتا ہوں کہ 1999ء میں ایک فنڈ قائم کیا گیا تھا اور اس میں۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: جی مظفر سید صاحب!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا کہ اس کو Black and white میں بھی موجود ہے کہ 1999ء کی شق 4(1) اور (3) یہ اس میں پنشن فنڈ کی اور جی پی فنڈ کی علیحدہ علیحدہ مد ہے اور اس میں اس سال بھی حکومت نے چالیس بلین روپے اس کے لئے مختص کئے ہیں، ہر سال اس کے لئے اس طرح پیسے جمع کرتے ہیں، اس کے لئے فنڈ Allocate کرتے ہیں اور اس سے پھر پنشن اور اس کے جی پی فنڈ وغیرہ کے وہ ہوتے رہے ہیں، پنشن کا کوئی علیحدہ فنڈ نہیں ہے کہ اس کو علیحدہ فنڈ دیا گیا، اسی فنڈ سے وہ پنشن بھی دیتے ہیں، اس کے وہ پیسے بھی دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ اور بھی قرضے حکومت یہ کبھی مختلف بینکوں میں جمع کراتی ہے، ٹی اے بل اور بانڈ وغیرہ میں، تو میں بالکل وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی جگہ پہ ملازمین کو بالکل

مطمئن ہی ہونا چاہیئے، مطمئن ہی رہنا چاہیئے، اس کی ایک پائی کا بھی ہم ذمہ دار ہیں، اس کو In time جب وہ ریٹائرڈ ہوتے ہیں اور جو جو اس کی پنشن اور اس کی Liability ہے، اس کو اسی دن ملتے ہیں۔ ہاں ہمارے ساتھ اس فنڈ میں ہے کہ ہم اس سے قرضہ لیں ایک مد میں دوسری مد میں، ایک جگہ پہ Invest کریں، یہ ہے لیکن نلوٹھا صاحب کی تسلی کے لئے، ایوان کو تسلی دینے کے لئے کہ پنشن فنڈ جی پی فنڈ وہ اپنی جگہ پہ قائم ہیں اور اس کے اپنے اخراجات ہو رہے ہیں لیکن اس فنڈ میں حکومت نے چالیس بلین اس سال بھی جمع کئے ہیں تاکہ مختلف اوقات میں اس کو مختلف Purposes کے لئے استعمال کر رہے ہیں، تو ان شاء اللہ کوئی اس قسم کی صورتحال نہیں ہے، حالات اپنی جگہ پہ ٹھیک ہیں۔ ہاں، میں ویسے آخر میں یہ بات ضرور کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ این ایف سی میں ہمارے جو دیگر بقایاجات ہیں، وہ بھی اپنی جگہ پہ ہمیں مل جائیں اور ہماری حکومت کو تو ان شاء اللہ کوئی مالی بحران اس قسم کا نہیں ہے جس کا خدشہ ہے، حالات اپنی جگہ پہ ٹھیک چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 8 اینڈ 9: عارف یوسف صاحب، پلیز۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، عارف یوسف صاحب، پلیز۔ نلوٹھا صاحب کو پتہ ہے کہ کال اٹینشن پہ بات نہیں ہوتی، رولز کے مطابق چلیں گے نا جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا آپ ان کی باتوں سے مطمئن ہیں، آپ بتادیں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں بالکل، اس نے جو کمٹمنٹ کی ہے، میں بالکل مطمئن ہوں، اگر اس نے کہی ہے ایسی بات، آپ جو ہیں نا آپ خود مطمئن ہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ مطمئن ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، نماز کے لئے میں تھوڑی جلدی کر رہا ہوں اس لئے میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ ایک۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ کہتا ہوں سر، کہ وزیر خزانہ صاحب حلف اٹھائیں کہ یہ کہہ دیں کہ یہ جو قرض ہم لے رہے ہیں، یہ واپس جی پی فنڈ میں ہم جمع کرادیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ عارف یوسف صاحب، پلیز! ٹائم نہیں ہے، آپ کو موقع دیتے ہیں جی یہ آئٹم نکالتے ہیں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پولیس مجریہ 2016 کو زیر غور لانے کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law): Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police Bill, 2016 may be taken into consideration, at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Police Bill, 2016 may be taken into consideration at once?۔ جی جس کی امنڈ منٹ ہے اس میں، جی نیگھٹی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! د ہکبنې خو تا سو کمټمنټ کړے وو، د ہکبنې ډیر زیات امنډمنټس دی، دا ریکویسټ دے چې دا به سلیکټ کمیټۍ ته کړو، هلته به دا ټول موؤرز راشی او دا ټوله خبره به هلته سره اوکړو او Thrashout به کړو ځکه چې دا خو خالی بلډوز راغلے دے، تیار بل راغلے دے او تیار بل خو نه شی پاس کیدے۔

جناب سپیکر: جی عارف یوسف۔

ارباب وسیم: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے، اجازت دیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ پلیز بیٹھ جائیے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ آپ بیٹھ جائیں، یہ ایشو ختم ہو جائے پھر اس کے بعد جی۔

جناب عارف یوسف: سر، ٹھیک ہے یہ اس میں کافی امنڈ منٹس آئی ہیں، اگر اس میں وہ ہو تو اس کو سپیشل کمیٹی میں بھجوا دیتے ہیں، اس میں وہاں پہ دیکھ لیں گے سر۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پولیس مجریہ 2016 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that Bill be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee.

(Applause)

جناب سپیکر: آئٹم نمبر-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: اس کے بعد میں، آپ مجھے دومنٹ ٹائم دے دیں پلیز، میں یہ ایجنڈا پورا کر کے آئٹم نمبر 10 اینڈ 11، آنریبل منسٹر فنانس، پلیز۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2016 سے متعلق ترمیم ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Passage Stage, sorry, sorry, 'Consideration Stage': Honourable Minister for Finance, to please move his amendment in the Bill.

وزیر خزانہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2016 میں Amendment، Regulatory Authority کی جو Spelling ہے، اس میں Spelling کو غلطی سے Regularity لکھا گیا تھا تو اس کو میں ٹھیک کرنے کے لئے یہ جو دی گئی ہے، اس کو میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill. 'Passage Stag': Honourable Minister, please.

مظفر سید صاحب! پلیز بل پاس کرنا ہے، 'Passage Stage'۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میں اس بل کو ایوان سے پاس کرنے کے لئے میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment, moved by the honourable Minister for Finance.

جی ارباب صاحب! چې ستا دا خبره واورو چې تا کم از کم، جی ارباب صاحب پلیز، اچھا اس کے بعد ارباب وسیم۔

ارباب وسیم: پولیس ایکټ خو جی تاسو راوړئ خو دا پولیس چې کوم حال شروع کړے دے، زما په حلقه کښې جی هر دویمه ورځ پس، دریمه ورځ پس دوئ Raidsکوی، آپریشنې کوی چې دوئ څومره دهشت ګرد اونیول، د شپې په کورونو باندې هم داسې ورځی، زناؤ بې عزتیانې کوئ، دوئ سره لیډیز پولیس نه وی، دا سړی وائی ډائریکټ په کورونو باندې ورشی، سړی خلق راولی، یو تن راولی، کریمنل ئے یو هم رانوستلو جناب سپیکر صاحب! چې کوم عزتدار خلق که دی-----

جناب سپیکر: آپ اردو میں بات کرلیں تاکہ مشتاق غنی صاحب اس کا جواب دے دیں اور پھر اپنی بات بھی کرلیں۔

ارباب وسیم: د هغوی بې عزتیانې کوی جی او بیا ئے پرېږدی او ټول غریبانان خلق وی جی او 107 کبنې ئے چالان کړی او په سبا له هغوی دوه څلور زره روپئی اولګوی او راواپس ئے کړی، مونږ دا نه وایو چې دوئ د Raids نه وکوی دوئ دېRaidsکوی خو دوئ دې کریمنل، چې کوم یو دی دهشت ګرد دی، بالکل مونږ به د دوئ هیلپ کوؤ، مونږ به ورسره یو خو دغه خلق دې نیسی، هم داسې خلق دې جی دوئ نه په عذابوی۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): ابھی بیٹھ کر ان سے ساری چیز سمجھتے ہیں جی اور جو بھی ایشو ہے، اس کو ان شاءاللہ Resolve کروا لیتے ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میں جو بات کرنا چاہتا تھا، میں Short کہ چینل 92 نے رانا ثناءاللہ کے خلاف ایک خبر نشر کی تھی کہ وہ سرکاری اراضی پہ ان کا ڈیرہ بنا ہوا ہے اور اس جرم کی پاداشت میں وہ اور پنجاب گورنمنٹ ان کو Victimize کر رہی ہے، آج پورے ملک میں جرنلسٹس ہڑتال بھی کر رہے ہیں، اس کے اوپر احتجاج بھی کر رہے ہیں، ایک صوبائی حکومت کو ایک سچ کہنے پہ ایک چینل کے خلاف اس طرح کی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے اور ان کی انتظامیہ کے خلاف جھوٹی ایف آئی آریں درج کر رہے ہیں، میں اس لئے یہ پوائنٹ آپ کے اس میں بھی زیر غور لانا چاہتا تھا اور ایوان کی اطلاع کے لئے بھی کہ اس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور درخواست کریں گے ساتھ اس ایوان کی طرف سے کہ اس طرح کے اقدامات سے باز رہیں۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm, afternoon, Friday, 9th December, 2016.

دو بجے جی جمعہ کو، ان شاءاللہ۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 09 دسمبر 2016ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)